یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے روز مطبع روزبازار امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا

قیمت اخبار و رسالہ قانونی معہ محصول ڈاک ۱۰ر
قیمت صرف اخبار ” ” ۷ر
” ” طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق ۷ر
قیمت صرف رسالہ قانونی ” ” ۱۰ر
بغیر شماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہوگا۔
اور چندہ ختم ہونے پر باضابطہ اطلاع کے بعد اخبار بند کر دیا جائیگا
نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جا سکتا ہے۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کیجائینگی۔ اعلےٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جاوے گا۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ سے بھیجا جائے ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا۔

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر (۹) | امرتسر۔ مورخہ ۳۱ مئی ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر۔ مطبوعہ ۳۱ مئی ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

جنگ روم و یونان کا دوسرا ہفتہ

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار وکیل مطبوعہ ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء)

اس توپ کو کوئی گھوڑا یا کوئی اور جانور کھینچ کر نہ لایا تھا۔ بلکہ چند آدمی اور بہت سے لونڈے لئے آتے تھے۔ اور ایک سپاہی اون سب کا نگران تھا۔ بعد مین چند توپین و دلو سے جہاز مین روانہ کی گئین۔ اس سے لوگون کو کوئی اطمینان نہ ہوا۔

رات کے وقت بہت سی کشتیان غائب ہوگئین۔ چونکہ مجھے کوئی اطمینان نہ تھا کہ پیرس مین کس وقت پہونچ سکون۔ اس لئے مین نے مناسب خیال کیا کہ ایک کشتی کرایہ پر لے کر پولیس مین جو جزائر اوری مین واقعہ ہے چلا جاؤن۔ جب مین وہان پہونچا تو بخط مستقیم ایڈی سوس مین چلا گیا۔ مین نے وہان ایک اور کشتی لی جسپر ہوکر مقام کالکیس مین پہونچا۔ اس جگہہ پہونچکر ایک اور کشتی لی اور یہین بیٹھکر اور دلس مین پہنچا۔ یہان سے ہین ایتھنز مین پہونچا۔ اور حالت میری یہ تھی کہ کامل چار روز اور پانچ شب مین نے اپنے کپڑے یا بوٹ نہین اوتارا تھا۔

ایک انگریز والنٹیر کے مشاہدات

اخبار ٹائمز کا کارسپانڈنٹ مقیمہ ایتھنز حسب ذیل رقمطراز ہے:۔ مجھکو جنگ ماٹی کے پیچھے حالات ایک ایسے شخص سے بہم پہونچے ہین جو خود لڑائی مین شریک تھا۔ یہ شخص ایک انگریز والنٹیر تھا جو ایتھنز کے ہسپتال مین ایک زخم سے بیکار ہوکر پڑا ہوا ہے۔ اور یہ زخم اوسے جمعہ کی شب کو لگا تھا۔ اوسکا بیان ہے کہ بیرونی والنٹیر لاریسا مین بارکون مین بدہ کی شام تک ٹھہری ہوئے تھے۔ وہان ایک ہفتہ تک اونکا قیام رہا۔ اور وہ سب کے سب اس بیوجہ تعویق سے اکتا گئے۔ آخر الامر نصف شب کو وقت کوچ کا حکم آگیا اور لوگ خوش خوش روانہ ہوئے۔ مگر اونہین کیا خبر تھی کہ آگے کیا ہوگا۔ رستہ سخت ناہموار تھا۔ اور جا بجا پتھر اور سنگریزے پڑے تھے اور سب کے سب سپاہی آبلہ پا ہوگئے تھے۔ بعضون کا تو یہ حال ہوا کہ اس آبلہ پائی کے سبب سے وہ آگے جا نہ سکے اور مجبور ہوئے کہ وہین رہ جائین۔ طلوع آفتاب کے وقت یہ لوگ ایک ایسے مقام پر پہونچگئے جو یونانیون کے مورچہ منصوبہ بمقام ماٹی کے مغرب مین واقعہ تھا۔ ابھی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ٹرکی توپخانہ سے آتشباری کا آغاز ہوا۔ مگر چونکہ یہ والنٹیر پہاڑیون کی آڑ مین تھے۔ اس لئے وہ گولیون کی زد سے محفوظ رہے۔ دونون طرف سے توپین چلتی رہین۔ مگر تعجب یہ ہے کہ یونانی افسر بکثرت مارے گئے۔ یہان تک کہ ہر پانچ یا چھ گشتون مین ایک افسر ضرور ہوا کرتا تھا۔ جمعرات کو فقط توپ کی لڑائی رہی اور ایک بندوق بھی فریقین مین سے کسی نے نہین چلائی۔ شب کو یونانیون نے اپنی پیادہ فوج کو چند مستحکم مقامات پر نصب کر دیا۔ کیونکہ احتمال تھا کہ ترک شبخون کرین گے۔ جب آتشباری بند ہوئی ہم نے چاہا کہ ذرا آرام کرین مگر خیمون کے نہ ہونے کے سبب سے اپنے اپنے کمبل لیکر زمین پر پڑ رہے جہان سے بہت بری حالت سے اٹھے۔ بدن پر لرزہ تھا۔ اور سردی کے مارے ہڈیان تک ٹھٹھر گئی تھین دو دفعہ رات مین شور ہوا۔ کہ ترکی فوجین ہماری پیادہ فوجون پر حملہ کر رہی ہین۔ پہلی لڑائی تو نہایت مختصر تھی فقط بیس ہزار گولیان چلین۔ دونون مین ترکون کو ہزیمت ہوئی۔ اور وہ نہین واپس جانا پڑا۔ اور صبح کے وقت یعنی جمعہ کی صبح کو معاملات کی صورت مین کوئی تغیر واقعہ نہ ہوا تھا۔ اور دونون فریق اپنے اپنے مقامات پر قایم تھے۔ طلوع آفتاب کے وقت فریقین کے توپخانہ نے آتشباری شروع کی۔ مگر ترکون کے توپخانہ سے چندان نقصان نہ ہوتا تھا۔ جب دن ڈھل گیا تو ترکون نے اون پہاڑیون پر قبضہ کر لیا۔ جو ہمارے مقابل مین واقع تھین۔ یہ وہ پہاڑیان تھین جو یونان کے مورچہ کے سیدھے ہاتھ پر واقع تھین اور جنکی نسبت مین یقین تھا۔ کہ ایتھنکی ہٹیریا کی غیر ائین فوج کے قبضہ مین ہین۔

ہمین صاف دکھائی دیتا تھا کہ سوارون کے دستہ برابر آتے جاتے ہین لیکن بُعد مسافت کی وجہ سے اونکی نقل و حرکت کا صحیح اندازہ مشکل تھا۔ مگر ترکون کا یہانتک پہونچ جانا ہمارے لئے کوئی آسان امر نہ تھا۔ ہم بخوبی جانتے تھے کہ آج شب مین معاملہ فیصل ہو جائیگا تخت یا تختہ شام تک ترکون نے ہماری پیادہ فوج پر برابر آتشباری جاری رکھی اور ہمین مجبور پیچھے ہٹنا پڑا۔ میری خیال مین ہماری جمعیت دس ہزار کی تھی اور ترکون کے پچیس ہزار جوان تھے۔

قریب شام ہمین حکم ملا کہ کوچ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ہمین یقین تہا کہ حملہ کا حکم ہوا ہے۔ مگر یہ حکم سب دہوکہ کی ٹٹی تہے۔ کیونکہ بجائے ترکون پر حملہ کرنیکے ہمین لاریسا مین مراجعت کا حکم ہوا۔ اس حکم سے صاف ظاہر ہے کہ یونانی کیسے بزدل ہین اور یہ حرکت کیسی رذیل اور بزدلانہ تہی کہ بلا مقابلہ اس طرح رات کے اندہیرے مین چوردن کی طرح بہاگا جاوے۔ جب شام پڑی تو ہم نے رجعت قہقری شروع کی اور کوئی دس بارہ میل تک انتظام اور سلیقہ کے ساتہہ جاتے رہے۔ لوگ سخت تہکے ماندے اور چور ہو رہے تہے۔ انگریزی صورت دیکہکر سخت دل شکستہ ہو گئے وہ اس بزدلانہ ہزیمت سے سخت نفور تہے اور یہ پسند کرتے تہے کہ وہین کہیت رہین اور یہ رسوائی کا کلنگ اپنے ماتہے پر نہ لین۔ جب لاریسا بہت قریب آ گیا تو عقب سے کسی نے شور کیا کہ ترک آ پڑے۔ یہہ آواز سننا تہا کہ فوجیون کے حواس مفقود ہو گئے اور عالم خود رفتگی مین انہون نے بے محابا اپنے ہی رفقاء پر گولیان چلانی شروع کر دین۔

ہمارا کارسپانڈنٹ لکہتا ہے کہ مجہسے ایم رالی نے کہا ہوا تہا کہ اصل مین یہ شور اس لئے ہوا تہا کہ ممالک غیر کے والنٹیرون نے یونانی سوارون پر بیجا حملے کئے تہے۔ مین نے چاہا کہ اس امر کو صاف کر لون چنانچہ مین نے اسکی حقیقت پوچہی تو جواب ملا کہ یہ بالکل غلط ہے کسی غیر ملک کے والنٹیر نے ایسا نہین کیا البتہ دو والنٹیرون نے ایک یونانی سوار پر حملہ ضرور کیا تہا مگر وہ بہی دیدہ دانستہ نہین۔ صرف وجہ یہہ تہی کہ تاریکی شب مین دوست دشمن کی تمیز مشکل سے ہوتی تہی۔ جب یہ گولیان چلنے لگین تو پہر سخت چپقلش ہوئی۔ آدمی گہوڑے۔ چہکڑے۔ بیل۔ گدہے اور خچرین ایک دوسری پر گری پڑتی تہین کوئی سلیقہ کوئی ترتیب۔ کوئی قاعدہ۔ کوئی ضابطہ نہ تہا۔ ایک طوفان بلکہ طغیان بے تمیزی تہا جو اُمڈا چلا آتا تہا۔ اس طوفان کی امواج بلا سے شاہراہ اور قرب وجوار کی مزروعہ اور غیر مزروعہ زمینین مطلق محفوظ نہ تہین۔ ہمارے افسر کپتان پر چرنے حکم بہی دیا کہ ایک صف مین قایم ہو کر چلین اور جن جن نے یہ حکم سُنا اونہون نے تعمیل بہی کی۔ مگر دس بارہ آدمیون کی صف ایسے محشر خیز طغیان کے آگے کیا حقیقت رکہتی تہی۔ ابہی صف قایم بہی نہوئی تہی کہ پیچہے ایک ایسا زور کا ہلّہ ہوا کہ سب کے سب تتر بتر ہو گئے۔ مین نے دیکہا کہ یہ قیامت صغریٰ کا نقشہ ہے اور ہر شخص کو نفسی نفسی کی پڑی ہے اسلئے مینے اپنا کمبل کارتوس کا بکس رسائی کوٹ زمین پر پہینکدیا اور خود فقط ایک بندوق اور کارتوس والی پیٹی جسمین ساٹہ کارتوس تہے لیکر جدہر کو منہہ اوٹہا چل پڑا۔ سیدہا شاہراہ میری نظرون سے غایب تہا اسلئے مجہے پہاڑی نشیب و فراز زمینون اور مزروعہ کہیتون اور بسا اوقات چٹانون پر دوڑنا پڑا۔ مینے رستے مین بہت سی ٹہوکرین کہائین اور بارہا گرا بہی پڑا۔ مگر پہر بہی بہاگتا رہا۔ یہان تک کہ لاریسا سے کوئی ایک یا دو میل کی مسافت پر آ پہونچا یہان آیا تو اتفاقاً ایک گہوڑے نے ایسے زور سے دولتی جہاڑی کہ مین دور جا پڑا۔ یہ جگہ جہان مین گرا ایک ایسا مقام تہا جہان سے دریا کا گذر ہوتا ہے اگرچہ اندنون خشک پڑا تہا۔ مین بخوبی جانتا تہا کہ مجہے ضرب آئی ہے مگر ایسے نازک وقت مین پڑے رہنا خرم اور احتیاط سے بعید تہا یا یون کہین کہ خود اپنی مرگ کا بیعانہ لینا تہا اسلئے بہزار جرِ ثقیل ہر قدم پر ٹہوکرین کہاتا مین لاریسا مین جا پہونچا۔ یہان حالت کیا بیان کرون کہ کس درجہ تک بے انتظامی اور بدسلیقگی تہی۔ خیر جس وقت مین ایک بازار مین انسان و خیران جا رہا تہا تو ایک غول کے غول سپاہیون نے ایک شراب خانہ کا رخ کیا اور مجہے بہی اوس مین دہکیل دیا۔ وہان جاکر مین نے کچہ شراب پی۔ جب وہان سے نکلا تو رستہ مین ایک مکان مجہے دکہائی دیا مین بے تکلف اوسکے اندر چلا گیا اور ڈیوڑہی کے پاس فرش پر اندازہ پر لیٹ گیا چونکہ تکان راہ اور ضرب کے درد کے مارے چور ہو رہا تہا مجہے وہین نیند آ گئی۔ جب کچہ عرصہ کے بعد مین بیدار ہوا تو اب مجہے معلوم ہوا کہ میری زخم خوردہ ٹانگ مین یارائے جنبش نہین۔ خوبی قسمت سے مجہے وہان ایک انگریزی اخبار کا کارسپانڈنٹ دکہائی دیا وہ مجہے دیکہتے ہی ڈاکٹر کو بلانے چلا گیا۔ ابہی اوسے گئے ہوئے کو تہوڑا ہی عرصہ گذرا تہا کہ وہ اپنے گہوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا میرے پاس آیا اور یہہ ہولناک خبر سُنائی کہ مین کیا کرون ترک آگے بڑہے آتے ہین میرا اسجگہہ پر مزید قیام خالی از خطرہ نہین اسلئے مین جاتا ہون۔ مین نے ہمت کر کے اپنے ماتہہ بڑہائے اور اوسکے گہوڑے کی گردن مین ماتہہ ڈالکر ساتہہ چلنے کو تیار ہوا اوسنے بہی ناچار گہوڑے کو مہمیز کیا اور مین اس ہیئت کذائی سے اوسکے ساتہہ چل پڑا۔ آگے چلکر حسن اتفاق سے ایک اور انگریزی کارسپانڈنٹ ملا جسکے پاس ایک بالی سیکل تہی اور اوسنے مجہے اوپر بٹہایا اور مین نے ایک ٹانگ سے اوسی چلایا اور اس طرح مذاکرہ کرتے ریلوے سٹیشن پر آ پہونچے۔ یہان وہ مجہہ سے جدا ہو گئے۔ اور مین ایک گاڑی مین بیٹہہ گیا۔ ریلوے سٹیشن پر ایک ہولناک منظر تہا۔ فوجی اور ملکی افسر عورتین بچے۔ دیہاتی اور شہری سب ملے جلے تہے اور گاڑی مین جگہہ حاصل کرنیکے لئے ایک دوسری کی جان کے دشمن بنے ہوئے تہے۔ سپاہی نہایت بزدل اور کمینہ پن سے معصوم بچون اور بیکس عورتون کو زور سے گاڑیون مین سے نکال نکال کر آپ اونکی جگہہ لے لیتے تہے۔ بیقاعدگی اور سراسیمگی اس زور پر تہی کہ جو سپاہی سٹیشن پر نگرانی اور انتظام کے لئے متعین ہوئے تہے وہ بجائے پہرہ دینے کے خود ہی گاڑیون مین کود پڑے اور جنہین اندر جگہہ نہ مل سکی وہ بے تکلف چہتون پر جا بیٹہے۔ اور جنہین شومئی اعمال سے چہت بہی میسر نہ ہوئی انہون نے یہ کمال کیا کہ ان بالانشینون پر بیدریغ گولیان چلائین۔ (واہ رے ہمدردی اور اللہ رے حب قومی) اور ان صدر نشینون نے بہی اونکا جواب گولیون سے بخوبی دیا۔ اور اس طرح گاڑی سٹیشن سے کیا چلی گویا ایک میدان کارزار تہا جو حرکت کر رہا تہا جو لوگ اس گاڑی مین نہ جا سکے اونکی مایوسی اور از خود رفتگی سخت دردانگیز تہی۔ اونکے چہرون پر مردنی چہا گئی۔ اور اس وحشت مین اور تزایدِ اس وقت سے ہونے لگا۔ جب گولیون کی آواز شہر کے نواح سے قریب تر آنے لگی۔ کیونکہ یقین ہوتا جاتا تہا کہ ترک اب بالکل متصل آ گئے ہین۔ بہت سے افسر اور سپاہی فارسلا مین جانے کے لئے والسٹیو مین اوتر پڑے۔ جب ہم وولو مین پہونچے تو ریلوے سٹیشن پر قریب ایک ہزار آدمی کے محض اپنے احباب اور عزیزون کے نیک و بد حالات دریافت کرنیکے لئے آئے ہوئے تہے۔ مین وہان سے ریڈ کراس ہاسپٹل کے اہتمام مین چلا گیا جہان مجہے بہت آرام ملا۔ ہمارا خاص کارسپانڈنٹ مقام پیٹی لیگاڈیا سے رقمطراز ہے۔ کہ کل (جمعہ) بوقت ۷ بجے صبح کے کرنیل کومودراس ساری رات کوچ کر کے چاہتا تہا کہ اس درے کے اگلے سرے پر قبضہ کرے جو ترک خود بخود چہوڑ گئے تہے۔ کہ یکایک ترکون نے جنکی جمعیت سات ہزار جوانون کی تہی اوسپر حملہ کیا۔ یونانی فوج باوجود بہوک اور پیاس کے شام کے سات بجے تک مقابلہ مین کہڑی رہی۔ مگر جب شام ہوئی اور بارود اور سامان جنگ بہی پاس نہ رہا تو ناچار پیچہے ہٹنا پڑا۔ یونانیون کے ڈیڑہ سو سپاہی کام آئے اور زخمی بہی بہت ہوئے آج صبح (ہفتہ) کو یونانی دو رجمنٹین پیادون اور ایک ایروزنی رجمنٹ اور چہ توپین پہر میدان مین لائے اور ترکون نے خود بخود پہر یہ مقام چہوڑ دیا ہے۔ ترکون نے سب یونانی قیدیون کو مسخ اور قتل کر دیا ہے۔ مگر قسطنطنیہ مین اس آخری خبر کی تکذیب نہایت حقارت سے کیجاتی ہے۔ (واللہ العہدہ علے الراوی)

افواج متعینہ جنینا کے کمانڈر نے قسطنطنیہ مین یہہ تار دیا ہے کہ ہفتہ کے روز ساڑہے سات گہنٹے کی سخت لڑائی کے بعد ہماری فوج نے قلعہ بیش بونار پر قبضہ کر لیا ہے جہان یونانیون نے مورچہ بندی کر رکہی تہی۔ اور جس جگہہ پر وہ ہماری سرحد مقام لاروس سے عبور کر کے قلعہ نشین ہو گئے تہے۔ بعد اس فتح کے ہماری فوج نے مقام پیٹی پگیوڈیا پر بہی قبضہ کر لیا ہے۔

یونانیون کے تین سو آدمی اس لڑائی مین کام آئے اور ۳۱۹ زخمی ہوئے اور ۶۳ زندہ گرفتار ہوئے اور ترکی سپاہیون مین سے ۱۵ شہید اور تین زخمی ہوئے۔ ہماری فوج کو بہت سی بندوقین اور سامان حرب ہاتہہ لگا ہے۔

اب یونانیون نے قرب وجوار کے مقامات پر مورچہ بندی کی ہے۔ ہمارا نامہ نگار لکہتا ہے کہ یہان کے سپاہی کسی بات پر بگڑ بیٹہے تہے۔ اور شہریون کو بہی دہمکایا تہا مسلمانون نے یک لخت شہر چہوڑ دیا ممالک غیر کے قونصلون نے اطلاع دی کہ عیسائیون کی حالت نہایت نازک ہے اور ہمین بہی اپنی جان کا خطرہ ہے کیونکہ والی شہر کے باشندون کو بندوق اور بارود نہین دیتا۔ تاکہ ان البانیا کے متمردون کو نکال باہر کرین۔ اسپر سفیران ممالک غیر نے بابعالی مین درخواست کی کہ بہت جلد شہریون کی حفاظت کا انتظام کیا جاوے لیکن اب وہ باغی سپاہی رستے پر آ گئے ہین اور بجا آوری احکام پر آمادہ ہین۔ (واہ رے انصاف یہان تو بنی نوع انسان کی ہمدردی نے فرشتہ طینت سفیرون کو بابعالی مین درخواست دینے کے لئے مجبور کیا کیونکہ عیسائیون کو ہتیار نہ ملے تہے کہ وہ مسلمانون کو قتل و غارت کرین اس وقت وہ صفات ملکی کہان گئے تہے

جب عیسای سر بازار مسلمانون کی ٹوپیون کے پہندنے اوکھاڑتے تہے اور اونہین برملا گالیان دیتے تہے سچ ہے۔ تم وہ ظالم کہ خموشی کو فغان کہتے ہو + ہم یہ عاجز کہ تغافل بہی ستم ہے ہمکو۔)

ایتھنز کی حالت۔

اگرچہ اسپیرس کی طرف سے کچھہ بُری خبرین موصول نہین ہوئین۔ مگر پھر بہی یہان کی حالت سخت نازک ہی مجلس الوزراء نے شہر کے باشندون کے پاس درخواست کی کہ سب مسلح ہوکر سرحدی فوج کی امداد کرین۔ اور سُنا ہے کہ فقط ایتھنز مین تیس ہزار بندوقین جمع ہوگئین۔ وزیر صیغہ داخلیہ نے حکم دیا ہے کہ تمام قلمرو مین فوجی جماعتین قایم کیجاوین۔ سرحد پر نئی فوجین بہیجنے کا اہتمام بڑی سرگرمی سے ہو رہا ہے۔ اور ایتھنز کی پولیس بہی اس کام کے لئے مسلح ہو رہی ہے۔ شہری پولیس بہی ضرور بہیجی جاتی۔ مگر چونکہ قیدیون نے جیلخانون کے قفل توڑنے کا ارادہ کر لیا تہا اسلئے یہ تجویز بالفعل موقوف رہی۔ موضع کالکیس کے قید خانے سے ایک سو قیدی زنجیرین توڑ کر بہاگ گیا ہے۔ شاہ یونان نے جمعہ کے روز ایک فرمان جاری کیا ہے کہ نیشنل گارڈ کے دو دستہ جو ۱۸۸۳ء اور ۱۸۸۴ء مین قایم ہوئے تہے مسلح ہو جائین۔

۲۳ اپریل یونانیون کا گڈ فرائیڈے تہا۔ اوس دن حسب معمول ہزارون آدمی شب کو کنسٹیٹیوشنل چوک مین پادریون کی سواری کا تماشہ دیکہنے جمع ہوئے۔ اور شاہ بہی اپنی ملکہ سمیت گرجے مین نماز پڑہنے چلے گئے اوس وقت کا سمان واقعی قابل دید تہا۔ جب میٹروپولیٹین کے فرقہ کے پادریون نے باآواز بلند بازار مین کہڑے ہوکر فوجون کی فتح و ظفر کے لئے دُعا مانگی۔ لوگ چپ چاپ اس دعا کو سنتے رہے۔ مگر کبہی کبہی کوئی نوحہ و بکا کی آواز جو عزیزان رفتہ کی یاد مین بے اختیار نکل جاتی تہی ساری مجلس کو درہم برہم کر دیتی تہی۔ مگر دوسرے دن یعنی ہفتہ کو جب مقام ماٹی کی تباہی کا حال معلوم ہوا تو ساری خوشی جو یونانی جہازون کی کارروائیون کی کہی جاتی تہی ملیامیٹ ہو گئی۔ اور بجائے خوشی اور فرحت کے بیدلی اور یاس ہر ایک کے چہرے پر نظر آنے لگی۔ اور ہر ایک متنفس کے دل مین ایک عجیب وحشت اور ہراس پیدا ہو گیا۔۔۔ یونانی بہی عادات اور خصائل مین فرانسیسون سے بہت کچھہ ملتے جلتے ہین۔ وہ اخبارات جو ابہی کل ہی بادشاہ کی تعریف اور بہتیرا پن مین زمین و آسمان کے قلابے ملاتے تہے۔ اور کہتے تہے کہ اسکی بدولت ہمین یہ دن نصیب ہوا ہے کہ ہم میدان مین ایک صلیبی جنگ از سر نو تازہ کرنیکے قابل ہو گئے ہین۔ آج برملا اوسی بادشاہ اور اوسکے ولیعہد بلکہ کل خاندان شاہی کو بُرا بہلا کہنے سے عار نہین کرتے۔ اور بعض تو ولیعہد پر بے طرح دل کے بخار نکال رہے ہین۔ ایم ریلی کا قول ہے کہ لاریسا اور ٹرینو یونانیون نے محض ولیعہد کے سٹاف کی ناقابلیت کی وجہ سے چہوڑ دیا ہے۔

جنرل گبرالڈی بہی بہت سے اٹالین و انگلیشر ساتہہ لیکر ہفتہ کے دن پہونچگیا ہے لوگون نے بڑی تپاک سے اوسکا استقبال کیا ہے۔ +

دول عظام

عام خیال ہے کہ اگرچہ بعض سلطنتین بیچ بچاؤ پر آمادہ ہین اور دل سے چاہتی ہین کہ یونان کا معاملہ صلح و صفائی سے انجام پذیر ہو اور اونہین آنچ نہ لگے۔ مگر اونہین تامل اسی مین ہے کہ جبتک یونان خود درخواست صلح نہ کرے اور اپنی فوجین کریٹ سے واپس نہ بُلائے تب تک اس بات کا صورت پذیر ہونا ناممکن ہے۔ جرمنی کا ایک سرکاری اخبار لکہتا ہے "اگر یورپ کی دول عظام پہر صلح کرانے پر مایل ہون تو بنظر حالات ماضیہ یہ ضرور ہے کہ یونانیون سے حتمی اقرار لیا جاوے کہ وہ دول عظام کی تجویز کے لفظ بلفظ کاربند ہونگے۔ روما دارالسلطنت اٹلی مین معتبر اور مستند آدمیون کی رائے ہے کہ یونانی عمداً اس لڑائی کو اس غرض سے طول دین گے کہ شاید دول یورپ مین کچھہ بدمزگی یا اختلاف پیدا ہو جائے۔

کونٹ مراویف وزیر خارجیہ روس نے جو مراسلہ دول یورپ کے نام بہیجا ہے اوسمین یہ ذکر کیا گیا ہے کہ دولتون کا لحاظ رکہنا ضرور ہے۔ اول کوئی سلطنت جنگ دوم ویونان مین مداخلت نہ کرے۔ دوم جو فیصلہ دول یورپ نے کریٹ کے بارہ مین کیا ہے وہ بدستور بحال و برقرار سمجہا جائے۔

پیرس مین بدہ کے روز ایک نیم سرکاری خبر حسب ذیل شایع ہوئی ہے:۔ عام طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ صلح کی کوشش بڑی سرگرمی سے جاری ہے۔ اوپیرس۔ لنڈن۔ سینٹ پیٹرزبرگ۔ اور روم (اٹلی) کو ذرا سا کسی اچہے موقع کے منتظر ہین کہ معاملہ صفائی پذیر ہو جائے۔ جرمنی کو ہر ایک معاملہ سے بروقت اطلاع دی جاتی ہے اور وہ بہی دوستانہ مصالحت سے ناراض نہین اور یہی حال سلطنت آسٹریا کا ہے۔

سر والٹر فلمور نے اپنی ایک تقریر مین جو اوسنے بمقام بولٹن ہفتہ گذشتہ مین کی تہی یہ بیان کیا ہے کہ مین چند دن مسٹر گلیڈسٹون کے پاس رہا اوس نے مجہہ سے یہ کہا ہے کہ تم جہان جاؤ لوگون کو میری طرف سے یہ پیغام دینا کہ یہ لڑائی فقط ان چہہ سلطنتون نے کرائی ہے۔ یونانیون کو تہسلی مین لڑنے کا شوق نہ تہا ان سلطنتون نے کریٹ سے وہی سلوک کیا جو ترک کیا کرتے تہے۔ اور انہون نے ہی یونانیون کو تہسلی سے نکال باہر کیا۔ ان چہہ سلطنتون نے حمیت، شرافت بلکہ انسانیت کا خون محض امن قایم رکہنے کے لئے کیا۔ مگر پہر بہی لڑائی ہوئی۔ (کوئی اس مخبوط الحواس پیر فرتوت سے پوچہے کہ تیری حمیت شرافت اور انسانیت ہوا ردین کیس کے کس کونے مین اوس وقت دفن تہی جب خیرہ چشم اور یحیا یونانی بلاوجہ ترکون کی قلمرو مین حملہ آور ہوئے تہے۔ اور جب یہ نامرد معصوم بچون اور عاجز بیکسون کو محض اس الزام پر کہ وہ کلمہ گو ہین بیحرمت بلکہ قتل و غارت کرتے رہے۔ اور تیرے پہوٹے منہہ سے ایک کلمہ خیر نہ نکلا۔ تیرا منشا شاید یہ تہا کہ ترکون کے ہاتہہ سے سارا ملک یکے بعد دیگرے تیری اور تیرے بہائیون کی گیدڑ بہبکیون سے نکل جاوے۔ مگر شاید تجہے معلوم نہین۔ چراغے را کہ ایزد برفروزد۔ + کسے کو تف زند ریشش بسوزد +

ہمین ٹائمز کے انتخاب پر تعجب آتا ہے کہ اوس نے اپنے اخبار مین دول عظام کا عنوان جماکر اور سلطنتون کی رائے کا اظہار کر کے اوسی ذیل مین اس معزول النصب اور مطرود سٹیہائے ہوئے بڈہے کے ہزیان کو بہی جگہہ دی ہے حالانکہ ایسی رائے کے اظہار کے زیادہ تر موزون موقع وہ تہا جہان لنڈن کے پاگلخانون اور رومان کے ساکنین کے حالات تفنن طبع کے لئے درج اخبار کئے جاتے۔) +

قسطنطنیہ

ریوٹر کا کارسپانڈنٹ متعینہ قسطنطنیہ حسب ذیل لکہتا ہے:۔ اس ہفتہ مین عزت بے کا تنزل ایک ایسا واقعہ ہے جو فی الجملہ کسی قدر وقعت رکہتا ہے۔ ظاہر اوجہ اس تنزل کی یہ ہے کہ عزت بے نے اوہم پاشا کی دو تاؤن کو سلطان کی خدمت مین بروقت گوش گذار نکیا۔ ان تارون مین اوہم پاشا نے بارگاہ عالی مین یہ عرض کیا تہا کہ یونانیون نے ہماری قلمرو مین حملہ کیا ہے اسلئے میری حالت نازک ہو گئی ہے۔ مجہے اجازت عطا ہو کہ مین اونکا مقابلہ کرون عزت بے نے ان تارون کو محض اس غرض سے دبا یا کہ اس مابین مین شاید مصالحت ہو جاوے۔ بعض کا یہ بیان ہے کہ عزت بے کے عزل کا باعث وزیر صیغہ جنگ ہوا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ عزت بے نے ڈائرکٹر محکمہ تار کو لکہا تہا کہ جس قدر تارات اوہم پاشا کی طرف سے آیا کرین وہ بجائے وزیر صیغہ جنگ کے میری پاس بہیجے جائین۔ ہمارا یونانی کارسپانڈنٹ خبر دیتا ہے کہ ایڈمرل ہومی پاشا نے اپنا ارادہ ظاہر کر دیا ہے کہ اگر جہازون کو ڈارڈنلز سے عبور ہونے کا حکم ہوا تو مین اپنا استعفاء داخل کرونگا کیونکہ وہ جنگ کے قابل نہین (اول تو یہ خبر یقیناً غلط ہے اور راوی بہی معتبر ہے لفظ یونانی اسکی صداقت کی کافی شہادت ہے اور اگر احیاناً بفرض محال صحیح ہو تو اس عیسائی امیر البحر کی نامردی اور نمکحرامی قابل صد نفرین ہے۔ نامردی اسلئے کہ لڑائی کا نام سنتے ہی بہاگنے کو تیار ہوئے اور نمک حرامی اسلئے کہ اگر جہاز نکمے تہے تو اپنے کو نساچمڑے کا جہاز ترکون کی نذر کیا تہا جسکے معاوضہ مین آج تک بیٹہے ہوئے تنخواہ کہا رہے ہو) بابعالی نے جمعہ کے دن ۹۲۔ اور پلٹنین رویف کی طلب کین۔ اوسی دن دول عظام کے سفیرون نے جمع ہو کر یہہ قرار دیا کہ بابعالی کی خدمت مین لکہا جاوے کہ یونانی رعایا جو صیغہ خارجیہ اور ہسپتالون اور قونصلون اور کلیساؤن کے پاس ملازم ہے اونہین سلطنت عثمانیہ مین رہنے کی اجازت دیجاوے۔

اور نیز یہ بہی قرار دیا کہ اگر اونہین اخراج ہی کرنا ضرور ہو تاہم کسی قدر نرمی برتی جاوے فقط قسطنطنیہ مین چالیس ہزار اور کل قلمرو عثمانیہ مین دو لاکہہ یونانی آباد ہین۔ جمعہ کے دن قسطنطنیہ کی تمام مساجد مین یہ نوٹس پڑہکر سُنایا گیا تہا کہ امن پسند یونانیون سے کوئی مسلمان مزاحم نہ ہو کیونکہ جنگ فقط دو فوجون مین محدود ہے جو سرحد پر کام کر رہی ہین (یہ اوس شخص کا کام ہے جسے گلیڈسٹون نے دیلو بصورت انسان کا خطاب دیا تہا

محمد عربی علیہ السلام کی یہی تعلیم ہے اور اوسکے خلیفہ برحق کے لیئے یہی عملدرآمد موزون تہا۔
الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین) اگرچہ عثمانیہ سرکاری دفتروں مین سفارتون کی یہ بیجا دست اندازی یا سفارش ناگوار گذری۔ مگر بابعالی نے اتنا منظور فرمالیا ہے کہ جو یونانی قونصلون کے پاس ملازم ہین ہسپتالون مین نوکر ہین یا ڈاکخانون مین ہین وہ بلاد عثمانیہ مین رہ سکتے ہین (اس سے ظاہر ہے کہ مذہبی مقامات کے مجاور یا صیغہ خارجیہ کے منتصبین موقوف اور جلاوطن ہوگئے ہین۔ اور واقعی ایسا ہونا اقتضائے حکمت اور حزم تہا۔)

ہمارا کارسپانڈنٹ ٹستعینہ اسلامبول لکہتا ہے کہ ترکون کے پاس اس وقت روپیہ کی کمی نہین اونکا خزانہ معمور ہے۔ پانچ لاکہہ پونڈ قرضہ کا انتظام انہون نے لایڈ ہوسون کے محاصل کی کفالت پر کیا ہے اور تین لاکہہ پونڈ قومی چندہ مین سے باقی خزانہ مین نقد موجود ہے۔ اور یہ چندہ فقط فوج کی امداد کے لئے ہوا تہا۔ +

۲۸ اپریل کو تیس یا چالیس انگریز ایتھنز کی طرف والنٹیر بنکر روانہ ہوئے۔ اور اوس کمیٹی نے جو لنڈن مین اس کام کے لئے مقرر ہے اونکا سفر خرچ ادا کیا۔ خاص لنڈن کے ایک ہندو لالہ نے پچاس آدمیون کے سفر خرچ ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ برمنگہم کے لارڈ میئر کو سرکاری طور پر یہ حکم آیا ہے کہ جس قدر آدمیون کو تم یونان کے لئے بہرتی کرتے ہو یہ قانون انگلستان کے رو سے ناجائز ہے۔ یہ سنکر جو والنٹیرون نے اپنا عزم روانگی فسخ کر لیا ہے۔ (جو چلے گئے۔ بلکہ میدان مین جاکر وہ وہ کارنمایان کئے جنکا اونے نمونہ اسی اخبار مین دیا گیا ہے اوسکی معافی نہ معلوم اس ایکٹ کی کس دفعہ سے اقتباس ہوگی۔) +

بلگیریا اور سرویا

بلگیریا والون نے درخواست کی تہی کہ سلطنت عثمانیہ مقدونیہ مین پانچ اور براۃ عطا کرے۔ اور نیز اونکو اسکت اور منسٹر مین تجارتی ایجنٹ مقرر کرنے کی اجازت دیجائے۔ سلطان المعظم نے اپنی رائے ظاہر فرمائی تہی۔ مگر روسی سفیر نے بلگیریا والونکو ڈانٹ بتائی کہ یہ وقت ایسی درخواستون کا نہین اور علاوہ بران اگر اسکا نتیجہ کچہہ برا ہوا تو اوسکا خمیازہ بلگیریا کو اوٹہانا پڑے گا۔ آخرالامر سلطان المعظم نے فرمایا کہ بعد اختتام جنگ یہ معاملہ پیش ہوگا کہ ان پانچ مقامات مین سے تین کو دیا جاوے۔

سرویا کے وکیل متعینہ بابعالی کو جمعہ کے دن حضرت سلطان المعظم نے شاہی فرمان اس مضمون کا عطا کیا ہے کہ ولایت ہائے مناستیر اور سلانیکا مین ایک سو مدرسے کہولین۔ +

یوم الجمعہ عید المسلمین ایک مشہور مقولہ ہے اور اسکا عملدرآمد بالعموم بلاد اسلامیہ مین بلکہ جہان جہان مسلمان آباد ہین کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔ مگر امرتسر کے مسلمانون کو ۲۸ مئی کا جمعہ مدت تک نہ بہولیگا کیونکہ اوسدن جو عید انہون نے سلطانی فتح کی خوشی مین منائی ہے اوسکی کیفیت مدت العمر اونکے دماغ مین تازہ رہیگی۔ ۲۷ مئی ۱۸۹۷ء کو ہمارے مطبع سے شیخ غلام محمد مالک اخبار وکیل کیطرف سے ایک اشتہار اس مضمون کا شایع کیا گیا تہا کہ بمیٰ کے مسلمانون کی تقلید مین یہان بہی مسلمان اس فتح عظیم کے حصول پر بارگاہ الٰہی مین شکریہ ادا کرین اور حضرت سلطان المعظم کیخدمت اقدس مین مبارکباد کا تار روانہ کرین۔ اس اشتہار کا شایع ہونا تہا کہ لوگون کی عقیدتمندی اور ارادت کے حقیقی جوش کی صورت اختیار کر اور ہزارون ارادتمند غول کے غول اوس ثواب آخرت مین شامل ہونیکے لئے نہ فقط میان محمد جان صاحب مرحوم کی مسجد مین (جہان جمع ہونیکی دعوت تہی) جمع ہوئے بلکہ دیگر مساجد مین بہی بکثرت جمع ہوئے۔ مگر میان صاحب مرحوم کی مسجد کا نظارہ واقعی قابل دید تہا اس دو منزلہ عالیشان مسجد مین مناسب فرش و فروش اور سایبان وغیرہ ضروریات لگائی گئے تہے جس کا اہتمام ہمارے مکرم مسٹر محمد امام الدین منیجر وکٹوریہ میڈیکل ہال کے سپرد تہا۔ اور جنہون نے اپنے کار مفوضہ کو نہایت سلیقہ اور قابلیت سے انجام دیا اور اس مبارک کام کے انتظام اور انصرام مین اپنے ضروری کام کے کامون کو محض حب قومی کے لحاظ سے نظرانداز فرمایا۔ جزاک اللہ۔

ابہی بارہ بجنے کو تہے کہ لوگون کی آمد شروع ہوئی۔ لو بڑے زور سے چل رہی تہی اور آفتاب نصف النہار پر ہی مارشل اوہم پاشا کی افواج قاہرہ کی طرح پوری گرمی پر تہا مگر سچے ارادتمندون کی حقیقی ارادت اور عقیدتمندی کیلئے یہ کیا اس سے دوگنی حرارت بہی مانع نہ ہوسکتی تہی چنانچہ لوگون نے مطلق اس گرمی کا خیال نہ کیا اور شہر کے پرلے سرے اور مقامات بعیدہ سے آکر وقت پر بلکہ وقت سے پہلے شامل ہوئے۔ اونکے دلون مین یہہ خیال بسا ہوا تہا کہ ہمارے بہائی اسی تمازت اور حدت حرارت مین بے آب و دانہ تیس تیس گہنٹہ دشمنون کو مارتے اور اونسے لڑتے اور توپون اور بندوقون کی زد اوٹہاتے پہاڑون پر چڑہ رہے ہین ہمین مسجد کے بیس بائیس زینے چڑہنے مین کہانکی تکلیف ہوگی۔ ابہی ایک مین کچہہ عرصہ باقی تہا کہ مسجد مین باوجود اس قدر وسیع ہونیکے تل رکہنے کو جگہہ نہ تہی چنانچہ اول مولوی غلام حیدر صاحب دہلوی نے وعظ فرمایا جس مین اخوت اسلامی کے حقوق نہایت قابلیت اور متانت سے بتوضیح بیان کئے۔ بعد ازان فریضہ نماز سے فارغ ہوکر مولوی ولی محمد صاحب مشہور واعظ جالندہری نے ممبر پر جلوہ افروز ہوکر سامعین کو اتحاد کی تحریص اور ترغیب نہایت مؤثر الفاظ مین کی۔ اور آیۃ کریمہ فالف بین قلوبکم کی تفسیر بڑی معقولیت سے فرمائی۔ اسکے بعد حضرت سلطان المعظم خلیفۃ المسلمین اور امیر المومنین کی بقایائے عمر و دولت اور فتح و نصرت کے لئے نہایت عجز اور جوش سے دعا کی گئی اوس وقت کی رقت اور خضوع و خشوع واقعی دیکہنے سے تعلق رکہتا تہا۔ بیساختہ لوگون کی آنکہون سے آنسو دن کے دریا بہے جاتے تہے۔ مختصر یہہ کہ اس کے بعد مولوی غلام حیدر صاحب نے پہر اوٹہکر سامعین کو تار کا مضمون جسکا روانہ کرنا تجویز تہا سنایا۔ سب نے بالاتفاق اوسپر اپنی رضامندی ظاہر کی چنانچہ جمہور نے اوسوقت یہ قرار دیا کہ حضرت اقدس کی خدمت عالی مین یہ تار روانہ کیا جاوے۔

بعد ازان مولوی عبدالسبحان صاحب نے اپنی دلاویز وعظ سے حاضرین کو داخل حسنات کیا۔ اتنے مین نماز عصر کا وقت آگیا اور کل حاضرین نے مولانا و بالفضل اولانا مولوی غلام رسول صاحب مفتی اور امام مسجد کے پیچہے فریضہ عصر ادا کیا۔ اور بعد از نماز عصر بہی دعا اوسی خضوع و خشوع کے ساتہہ مانگی گئی نیز گورنمنٹ انگریزی کے بقایائے دولت کے لئے دعا مانگی گئی جس کے سایۂ عاطفت مین ہمین یہ آزادی حاصل ہے کہ ہم خلیفۃ المسلمین کے ساتہہ اس طرح علے رؤس الاشہاد اظہار عقیدتمندی اور خلوص کر سکتے ہین۔ اسکے بعد یہ مبارک مجمع قریب چہہ بجے شام کے رخصت ہوا۔ اگرچہ لوگون کا جی ابہی سیر نہ ہوا تہا۔ اور بیٹہنے کو اور بہانہ چاہتے تہے۔ شام کے وقت شہر کی بہت سی مسجدون بلکہ مسلمانون کے مکانون پر روشنی کی گئی۔ اکثر مساجد مین وعظ کی مجلسین بہی زور و شور سے ہوئین۔ +

جنگ روم و یونان کا تیسرا ہفتہ

مسٹر ولانی کو شاہ یونان نے موقوف کر دیا ہے اور مسٹر رالی اونکی جگہہ صدر اعظم مقرر کئے گئے ہین۔ نئے صدر اعظم نے کرنیل ویسوس کو کریٹ سے واپس بلالیا ہے۔ لیکن نئی وزارت نے یہہ فیصلہ کر لیا ہے کہ لڑائی جاری رہے۔ عساکر عثمانیہ کا مقابلہ بمقام ولیسنو ہوا ہے جو مقام وولو سے قریب ہے اور وہان بہی یونانی حملہ نہین کرتے بلکہ مدافعہ پر ہی قناعت کرتے ہین یہانتک کہ جن افواج یونانی نے ایپرس پر حملہ کیا تہا وہ بہی اپنی سرحد پر واپس آگئی ہین۔ +

مقام واسٹینو پر جو دولو اور ایتھنز کے بابین ایک بڑا مشہور مقام ہے لڑائی چند دنون تک جاری رہی اور اس عرصہ مین چند حملے یونانیون کی صفوف توڑنے کے کیے گئے۔ مگر وہ سب مین کامیاب رہے۔

کارسپانڈنٹ رقمطراز ہے کہ ترکون کے ایک رسالے نے جس مین ایک ہزار جوان تھے چھ پہاڑی توپون کے ساتھہ ۲۷ تاریخ اپریل کو واسٹینو کے قرب و جوار کا معائنہ کیا۔ انہون نے ہرچند چاہا کہ ریلوے لائن کاٹکر اور اس غرض کے حاصل کرنے کو ایک یونانی فوج سے جسمین چار سو پچاس آدمی تھے اور جن کے پاس ۶ توپین تھین لڑائی بھی کی۔ مگر غرض حاصل نہ ہوئی۔ اور بعد مین یونانیون کو فرسالا سے اور کمک بھی پہونچگئی تھی اس لڑائی مین یونانیون کے تین افسر کام آئے۔ اور ترک سپاہی تقریباً ۳۲ مارے گئے۔ ۲۹ تاریخ کو ترکون نے دوبارہ پانچہزار پیادہ فوج اور ایک دستہ سواران اور ۱۲ توپون کے ساتھہ حملہ کیا۔ مگر یونانیون کی جمعیت بمقابلہ ترکون کے اس موقع پر بہت زیادہ تھی اور یہی سبب ہوا کہ ترکون کو ریلوے لائن کاٹنے مین کامیابی نہوئی۔ اور دو گھنٹہ کی لڑائی کے بعد انہین واپس ہونا پڑا۔ ۳۰ تاریخ پھر ترکون نے اپنی پیادہ فوج کو دو حصون مین تقسیم کرکے واسٹینو کی ریلوے لائن کاٹنے کی نیت سے یورش کی اور دولو اور فارسالا کا رستہ بند کردیا۔ اس موقع پر ترکون کی سپاہ چودہ سو جوان تھے۔ اور مقابلہ مین یونانی بارہ ہزار سے کم نہ تھے ترکون نے باوجود قلت تعداد نہایت قابلیت اور جوانمردی سے مقام کیفیلو کو سنگینون کی نوک پر فتح کرلیا۔ فریقین کا اس جنگ مین سخت نقصان ہوا۔ اس وقت ترکون کا رسالا میدان مین قیامت ڈھا رہا تھا۔ اور یونانی رسالے کے ساتھہ مقابلہ مین مصروف تھا۔ لیکن جس قدر نقصان پیادہ فوج کا ہوا اتنا سوارون کا نہوا کیونکہ لڑائی کا زور پیادہ فوج پر تھا۔ دونون فوجون مین سخت گولہ اندازی ہوتی رہی جو ایک دوسرے کے مقابلہ مین بعض جگہہ فقط چار سو گز کے فاصلہ پر چھوٹی چھوٹی پہاڑیون پر صف آرا تھین۔ جب سورج غروب ہونے لگا تو دور سے ترکون کا قلب لشکر پیشقدمی کرتا ہوا دکھائی دیا۔ مگر چونکہ رات شروع ہوگئی تھی۔ اس سبب سے لڑائی مین عارضی طور پر وقفہ ہوگیا اور ایک ٹرین بھی دولو سے فرسالا مین جون تون کرکے آگئی۔ اوس رات کو یونانی اپنے اپنے مقامات پر جمے رہے اور ترک موضع گریلے مین جو پانچ میل کی مسافت پر ہے بانتظار کمک واپس چلے گئے۔ یکم مئی کو کل یونانی فوج جو فرسالا مین تھی میدان جنگ مین پہونچگئی اور لڑائی شروع ہوئی مگر نتیجہ کسی کے حق مین ظاہر نہ ہوا۔ رات کو بھی چند مختصر مقاتلے ہوئے جن مین یونانی پسپا رہے۔

بدھ کے روز واسٹینو پر لڑائی ہوئی۔ یہان ترکون کی جمعیت دس ہزار سے کم نہ تھی۔ انہون نے اپنی فوج کو دو حصون مین تقسیم کرکے دو مقامات پر حملہ کیا۔ اور چند گھنٹے تک لڑائی جاری رہی۔ مگر یونانی پیچھے ہٹے یونانی کہتے ہین کہ ہم نے ترکون کو پیچھے ہٹایا تھا۔ مگر ساتھہ ہی یہ بھی تسلیم کرتے ہین کہ ہمارا بہت کچھ نقصان ہوا۔ کرنیل سولونسکی کی رائے ہے کہ مین اس مقام کو نہ چھوڑونگا۔ اور اگر میرے پاس اور بیس ہزار آدمی آجاوے تو عجب نہین کہ مین علاوہ اپنا مقام قائم رکھنے کے ترکون پر حملہ بھی کرسکون۔ واسٹینو مین یونانیون کے ۳۰ مارے گئے اور ۱۴۰ زخمی ہوئے۔ لیکن یونانیون کی سرکاری خبر یہ ہے کہ ۵۵۰ ترک مارے گئے ہین اور یونانی ۴۵ مارے گئے اور ۱۴۱ زخمی ہوئے۔ ترکی سپاہیون کی جسمانی قوت اور استقلال واقعی فوق الفطرت ہے۔ جمعہ کے روز قبل از طلوع آفتاب آٹھہ میل تک پیادہ پا چلے اور پھر دن بھر لڑائی مین مصروف رہے۔ پھر جب شام پڑی تو اور آٹھہ میل کا سفر کیا مگر باوجود اس قدر زحمت اور تکلیف کے اونکے چہرون سے تکان کے آثار نظر نہ آتے تھے ترکون کی ساری ہمت رسد رسانی کے وسائل پر مصروف ہے کیونکہ اونکی فوج مقام گتافریا سے جہان ذخیرہ ہے ۱۰ میل آگے بڑھ آئی ہے۔ ۲۹ تاریخ کو عساکر عثمانیہ نے مقام زرکاس پر قبضہ کرلیا یہ مقام لاریسا کی سڑک پر ترکھیلا کے مغرب مین واقع ہے۔ یہان ترکون کو بہت سا غنیمت کا مال اور سامان حرب اور بارود وغیرہ دستیاب ہوا۔ اگرچہ ایک دن اس سے پہلے ترکھیلا پر بھی ترکون کا قبضہ ہوگیا تھا مگر انہون نے خود ہی اوسے چھوڑ دیا ہے اور اس سبب سے فرسالا اور اوسکے درمیان پھر ریلوے لائن جاری ہوگئی ہے۔

میری رائے مین یہ افواہ غلط ہے کہ ترکون نے دولو پر قبضہ کرلیا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ یونانیون نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ جمکر مقابلہ کرین اور اونکو یونانی خزانیسی۔ اگریزی اور اٹلی کے جنگی جہازات کے بروقت پہونچ جانے سے فی الجملہ اطمینان بھی ہوگیا ہے۔ اب وہان دو سو فرانسیسی سپاہی شہر مین گشت کرتے ہین۔ ان جہازون کے آنے سے کچھہ رونق سی ہوگئی ہے۔ ورنہ یونانی اسے کب کا خالی کرچکے تھے اور عورتون اور بچون کو ایک جماعت کثیر مین وہان سے نکال چکے تھے۔

لاریسا مین اب دوکانین کھل گئی ہین۔ یونانیون کے قیدیون کے ساتھہ ترک اچھا سلوک کرتے ہین اور اونکو اچھا کھانا ملتا ہے۔ شہر والون کو ترکون کے سلوک پر اعتبار ہوتا جاتا ہے۔

یونانیون کا بیان ہے کہ باشی بزوقون نے بہت سی دوکانات اور مکانات کو لوٹا ہے اور گورنمنٹ یونان نے اس شکایت کا ایک مراسلہ بھی دول عظام کے نام جاری کیا ہے کہ ترکون نے تھسلی مین بہت سا تاخت و تاراج کیا ہے۔ ایک اخبار مین یہ شکایت بھی شایع ہوئی ہے کہ عساکر عثمانیہ نے لاریسا کے کل گرجون کو بے حرمت کیا اور لوگون کے سکونتی مکانات اور دوکانون کو زیر و زبر کردیا ہے اور خوب لوٹا ہے غنیمت کا مال چھکڑون مین لاد کر روز ایلیسنہ کی طرف بکثرت روانہ ہو رہا ہے۔ اور بھیڑ بکری بیل گلون کے گلے بماہ گھنگ ترک لنکے لئے جاتے ہین۔ جب یہ خبر اوڑی کہ ترکون نے یونانی قیدیون کے ساتھہ برا سلوک کیا تو بیس ترکی قیدیون کو چوبیس کے روز مقام پیرس مین اوتارے تھے لوگون نے بہت کچھہ ڈانٹا اور اگر فوجی گارڈ جو اوپر متعین تھا اونکی حفاظت نہ کرتا تو عجب نہین کہ اونکے ٹکڑے اوڑ جاتے۔ ہمارا خاص نامہ نگار لکھتا ہے کہ یونانی رسالہ نے اوس بہاگڑ مین جو فوج کو ہٹی سے مراجعت کی وقت ہوئی تھی بڑی جوانمردی دکھائی۔ اور انہون نے مطلق آثار وحشت کے ظاہر نہ کیے۔ +

جنگ اپیرس

ہمارا خاص نامہ نگار جو یونانی فوج کے ساتھہ ہے تنٹیمیڈیا کے مفصل حالات جنگ لکھتا ہے کہ ۲۸ اپریل کو ترکون کی چار ہزار پیادہ فوج توپخانہ سمیت اوس مقام پر حملہ آور ہوئی جو وہ ماتھہ سے دیکھرہے تھے۔ مگر یونانیون نے بہادری سے مقابلہ کیا اس موقعہ پر یونانیون کی جمعیت حسب ذیل تھی:۔ ایزونی ۶۰۰ پیادہ فوج ۳۰۰ والنیر ۲۰۰۔ انہون نے کمک کے آنے تک بڑے استقلال سے مقابلہ کیا کمک کے ساتھہ دو توپین جو بیہ وقت پہاڑ پر نصب کی گئین ترک ظاہر ا بہت نقصان اوٹھاکر پسپا ہوئے۔ اور یونانیون کا فقط ایک آدمی کام آیا اور چار زخمی ہوئے۔ اس مستقل حملہ سے معلوم یہ ہوتا تھا کہ یونانیون کو بالضرور دیگر امدادی افواج کی ضرورت واقع ہوگی۔ لیکن نہ معلوم خبرلون نے کس حکمت کو پیش نظر رکھکر ایسے بڑے اہم مقام کو جو فی الاصل جینا کا دروازہ ہے معدودے چند سپاہیون کے بھروسہ پر چھوڑ دیا تھا۔ ہمارا کارسپانڈنٹ لکھتا ہے۔

مجھے یقین تھا کہ ضرور ابھی کوئی اور حملہ ہونے والا ہے اسلئے مین جمعرات کی صبح کو اپنے خیمہ سے جو بیجر بیتھیا نو لولی فوج کے ساتھہ تھا ایک سامنے کے دری پر جو ایک گھنٹہ کی مسافت پر واقع تھا معائنہ کے لئے گیا۔ بیجر مذکور کی فوج ایک مستحکم مقام پر قابض تھی اور اوسکی جمعیت ایک ہزار جوانون اور آٹھہ توپون کی تھی۔ جب مین اوس درے پر پہونچا تو مجھے یہ دیکھکر سخت حیرت ہوئی۔ کہ وہان فقط چھہ سو ایزونی اور دو توپین تھین۔ اور خاص پہاڑ پر مشرق کیطرف فقط دو پہاڑی توپین دو ایزونی سپاہیون کی کمپنیان اور ایک کمپنی پیادہ سپاہیون کی اور دو سو والنٹیر موجود تھے۔ اور ان لوگون کا بھی یہ حال کہ پانچ دن کے متواتر اور مسلسل جنگ نے انہین سخت عاجز کررکھا تھا۔ رسد کی قلت اور کام کی کثرت نے انہین سیم مردہ بنا رکھا تھا۔ اس پہاڑ مین درہ کوہ سے لیکر آخر تک یونانیون کے چھہ ہزار پانچسو آدمی اور ۳۰ توپین تھین اور توپون کو مناسب موقعہ پر نصب کیا تھا۔ ٹھیک چار بجکر ۱۵ منٹ دائین ماتھہ سے ترکون نے آتشباری شروع کردی۔ یہ گولہ باری ترکون کی ایک بڑی فوج کی طرف سے ہم ہی تھی جو پہاڑ کی آڑ مین ہماری نظرون سے غائب تھی۔ اس مین کچھ شک نہین کہ یہ حملہ یونانیون کو اونکے مقبوضہ مقامات سے باہر نکالنے کے لئے کافی تھا۔ مگر مجھے یہ امید قطعاً نہ تھی کہ اس ایک صدمہ کے سبب سے اپیرس کی ساری فوج وحشت زدہ ہوجائیگی اور یونانیون کو فقط ایک رات کے اندر اون سارے مقامات سے بیدخل کردینگی جو اوسنے بڑی جانکاہی سے حاصل کیے تھے۔ اور یہی اوسکا مایۂ ناز تھا جب جنگ کے آغاز سے آجتک غذا کھاکر کے اوسکے ہاتھہ لگا تھا جب پانچ بجے تو یونانیون کیطرف سے توپ چلنا بند ہوگیا اور مین دیکھتا ہون کہ یونانی یکے بعد دیگرے پہاڑ پر سے

نیچے بہاگے آتے ہین اور بجائے اونکے ترک جوق در جوق للکارتے ہوئے اوپر چڑھ رہے تہے۔ اور بگل سے برابر صدا آرہی تہی کہ توپ مت چلاؤ۔ جب ترکون نے پہاڑ پر اس طرح قبضہ کرلیا تو ہماری حالت جو درہ پر تہے سخت نازک ہوگئی۔ اسلئے ۵ بجے ۵ منٹ پر ہمین بہی مراجعت کا حکم ہوا۔ اس حکم پر ایزدینون نے کوئی دہشت یا قلق ظاہر نہ کیا۔ بلکہ چپ چاپ غصہ سے بہرے چل پڑے۔ البتہ چند کم عمر سپاہی جو پانچ دن کی مسلسل لڑائی اور فاقہ سے بیجان ہورہے تہے کسی قدر جواہی سے بڑبڑائے۔ میری رائے مین یونانی جان توڑکر لڑے۔ انکی تعداد تو بہت قلیل تہی اگر کوئی اور بہادر سے بہادر فوج بہی ہوتی اور اونکی تعداد بہی خواہ کتنی ہی کثیر ہوتی تاہم ترکون کے اس حملہ کی تاب لانا بڑے دل وگردہ کا کام تہا۔ اور یقین نہ تہا کہ دنیا بہر کا کوئی سپاہی خواہ وہ کتنا ہی جری کیون نہو اس سخت حملہ کا مقابلہ کرسکتا۔ لیکن یہ تعریف فقط انہین معدودے چند سپاہیون کی ہے باقی فوج نے نہ معلوم کیون یک لخت توپ بند کردی۔ حالانکہ اونپر کوئی آتشباری ہی نہ ہوئی تہی۔ خدا جانے اونہون نے کس بنا پر توپون کا چلانا یک قلم بند کردیا جب ہمارا کارپاندنٹ ۹ بجے شب کے کیومارڈی مین پہونچا تو اوسنے دیکہا کہ وہان کی قلعہ نشین فوج بہی جو تین ہزار سے کم نہ تہی ان بہگوڑون کے ساتھ بہاگنے مین شامل ہوگئی اور اپنی چہ توپین ساتہہ لیگئی۔ انہون نے کہین بہی مقابلہ نہ کیا بلکہ یک قلم سب کے سب بہاگے اور ایک فائر بہی نہ کیا۔ ساری فوج مین ایک عجیب ہل چل پڑی ہوئی تہی اور سپاہیون کے چہرون سے یہہ ظاہر ہوتا تہا کہ انہون نے نیت کرلی تہی کہ ہم مطلق نہ لڑینگے۔ وہ سب کو یہ ترغیب دے رہے تہے کہ آرٹا کیطرف بہاگو۔ افسرون کا یہ عالم تہا کہ وہ بہی فوج کے ساتہہ جارہے تہے اور اونکے چہرون پر ندامت اور رسوائی برس رہی تہی اور معلوم یہ ہوتا تہا کہ سپاہی اونکے بس مین نہین۔ کل فوج ۷۰۰۰ تہی اب انکے ساتہہ دیہاتی بہی شریک ہوگئے جو ترکون کے انتقام کے ڈر کے مارے ان سے آکر ملگئے۔ کیونکہ اونہین خوف دامنگیر ہوا کہ ترک اس جرم کے پاداش مین کہ یہہ سپاہیون کے ساتہہ کیون شریک ہوئے ہم سے عوض ضرور لینگے۔ ہزارون عورتین۔ بچے بہی اس محشرستان بے تمیزی مین چلے جاتے تہے۔ بکری۔ بہیڑ۔ بیل۔ گہوڑا۔ اور دیگر جانور گلون کے گلے لوگ ہانکے لئے جاتے تہے۔ عورتون اور بچون کے سر پر اسباب کی گٹہڑیان بہت ہی بے قرینہ دہری ہوئی تہین اور وہ چیختے اور روتے ہوئے افتان وخیزان اس گرداب بلا مین بلا کسی حوصلہ یا اطمینان کے چلے جارہے تہے۔ اور جہان کہین راستہ مین گذرگاہ تنگ ہوجاتا تہا تو اُس وقت سخت چپقلش ہوجاتی تہی تو آدمیون اور حیوانات کا عبور مشکل ہوجاتا تہا اور وہ بلا تمیز ایک دوسرے پر گرتے تہے اور ایسے موقعہ پر بہت سی خون بہی ہوجاتے تہے اور مال کا نقصان بہی ہوجاتا تہا۔ دیہاتی تو البتہ بباعث واقفیت کسیقدر اورون سے فایدہ مین تہے مگر اون غریب والدین کا شور وشیون کلیجہ مین سوراخ کرتا تہا جنکی اولاد آناً فاناً اس بے ترتیبی مین آنکہون سے غائب ہوجاتی تہی اسپر غضب یہ تہا کہ روشنی مطلق نہ تہی۔ تہوڑے سے لمپ جو معدودے چند آدمیون کے پاس تہے وہ اتنی بڑی جمہور کی ضروریات کے لئے کسی صورت مین کفایت نہین ہوسکتے۔ البتہ دور سے جو لوگون کو اپنے گہرون مین آگ لگتی ہوئی دکہائی دیتی تہی یہ اولٹا اون کے زخمون پر نمک کا کام دیتی تہی۔ دو بجے شب کے ہم آرٹا کے پل پر پہونچے اور صبح کے وقت تک آرچروس کے مشرقی ساحل پر ایک یونانی کا نام ونشان تک نہ رہا۔ العظمۃ للہ گیارہ ہزار آدمی جن کے ساتہہ بہت توپین اور کافی سامان حرب ہو اور جو حسن اتفاق سے ترکون کی عملداری مین جا گھسے ہون اور جنہون نے بالاستقلال اپنے ڈیرے وہان ڈالدیئے ہون اس طرح ایک آن واحد مین وہان سے بہاگ کر واپس آجائین کہا جاتا ہے کہ اس فوج کا کل نقصان ۳۰۰۰ آدمی کا ہوا۔ مسٹر کلیمنٹ پیرس انگلش والنیٹر جسکی نسبت مشہور ہوا تہا کہ مارا گیا ہے ترکون کے ہاتہہ مین قید ہے اور زخمی بہی ہے۔ گورنمنٹ یونان نے پرویسا کی گولہ اندازی بند کرادی ہے کیونکہ سوائے نقصان بارود کے اور کوئی فایدہ وہان مترتب نہ ہوا۔ +

ایتہنز کے حالات

۴۸ کو ایتہنز مین سخت تہلکہ برپا ہوا۔ اور اوسکی دو وجہین تہین ایک تو یہ کہ بدہ کے دن مجلس وزراء مین کورم بہم نہ ہوسکا۔ اور دوسرا یہ کہ فریق مخالف کے سرگروہون نے چند تقریرین بہی عوام کے روبرو کین۔ ۴۹ تاریخ کو بادشاہ نے ڈیلانے کو عہدہ صدارت سے برطرف کردیا۔ کیونکہ اوسنے استعفا دینے سے انکار کیا تہا اوسکی بجائے ایم رالی صدر اعظم مقرر ہوا۔ اور دیگر صیغون کے وزیر بہی مقرر ہوگئے جو سب کے سب ایم ریلے کے فریق اور ایم ٹریکوپی متوفی کے مقلدین مین سے ہین۔ ان مین سے ایم سکہوٹوڈے جو وزیر خارجیہ مقرر ہوا ہے۔ صلح پسند اور امن جو مشہور ہے اس عزل ونصب کا سبب سوائے اس کے اور کوئی نہین کہ عوام نے بہت کچہہ شور وغوغا کیا اور اونکا اعتقاد یہ ہے کہ فوج کا اس طرح سے ہزیمت اوٹہانا خالی از علت نہین یقیناً کوئی نہ کوئی مخفی کارستانی عمل مین آئی ہے۔ نظر بحالات شاہ یونان کا یہ فیصلہ کہ موجودہ وزارت معزول کیجاوے دور اندیشی پر مبنی تہا نئی وزارت نے دو وزیرون کو مقام فرسالا پر فوج کی حالت معائنہ کرنے کے لئے بہیجا۔ اور اونکی مراجعت پر پیر کی شب کو تمام رات مجلس الوزراء کا جلسہ منعقد رہا اور آخر الامر یہ قرار پایا کہ جنگ جاری رکہنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ کہا گیا ہے کہ امداد بہ تعداد کثیر پہونچ گئی ہے اور فوجیون کے حوصلہ جو پست ہورہے تہے دالسٹینو مین ترکون کی ہزیمت سے اب پہر برقرار ہوگئے ہین اس مجلس نے یہ بہی قرار دیا ہے کہ کرنیل وسوس اور دیگر بیس افسر کریٹ سے واپس بلالئے جائین۔ اور کرنیل وسوس بجائے کرنیل میتہوس کے اپیرس کی کمان پر مامور ہوا ہے۔ اور کرنیل میتہوس اوراوسکا سارا سٹاف وہان سے تبدیل ہوا ہے۔ گورنمنٹ یونان نے اپنے وکلاء متعینہ ممالک غیر کے نام پیر کو مراسلے اس مضمون کے بہیجدیئے ہین کہ آیندہ اور سپاہی ممالک غیر کے بہرتی نہ کئے جائین (قول وفعل مین اچہی مطابقت ہے۔ فیصلہ تو یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ لڑائی جاری رہیگی اور عمل یہہ۔ یون کہتے شرم آئی ہوگی کہ اپنی بے بسی کا اعلان اس قدر جلد کیا جاوے۔ مگر اب یہ کہنا بہی فضول ہے کیونکہ اس وقت ساری شیخی کرکری ہوچکی ہے۔ اور قلعی کہل گئی ہے اور ہاتہہ جوڑتے ہی بن آئی ہے) اون مین خاندان شاہی کے شہزادون کے برخلاف سخت شورش مچی ہوئی تہی۔ اور یہ شورش چند اخبارون مین جو ابہی کل ہی تعریفین کرتے کرتے آسمان پر چڑہاتے تہے مگر باوجود اس کے اب شاہی خاندان پر چندان لعن طعن نہین ہوتا اور لوگون کی طبیعتون مین کچہہ قرار سا آگیا ہے اور حرارتین سرد ہوگئی ہین معلوم ہوتا ہے کہ کرون پرنس نے اوس وقت لاریسا سے مراجعت کا حکم دیا جب اوسکے سٹاف نے اوسے ایسا حکم دینے پر مجبور کیا۔ انہون نے اوسے یہ بہی سوجہایا کہ ہم آپ کی جان کی حفاظت کے بہی ذمہ وار ہین۔ ہمین ایک مراسلت ایتہنز سے آئی ہے جس مین مرقوم ہے کہ اس وقت ایتہنز مین ۱۸ ہزار ریزرف موجود ہے جن مین وہ لوگ ہین جو ۱۸۸۵ء و ۱۸۸۶ء سے فوجی خدمات سے بباعث کبر سنی مستثنےٰ کئے ہوئے ہین۔ اب ان بیچارون کو بہی صف آرائی کا حکم ہوا ہے۔ مگر اب مشکل یہ ہے کہ انکے پہننے کو وردیان اور چلانے کو بندوق اور کارتوس کہان سے آئین۔ چنانچہ حکام نے دوکانداروں سے وہ بندوقین قیمت پر مانگین جو فرانسیسی افواج نے نکمی قرار دیکر پہینکدین تہین۔ اور جنہین بعض چہٹ پونجئے خوردہ فروش یونان مین بغرض منافع لائے تہے۔ یہ بقدر دو لاکہہ عدد کے یہان آئی ہین اور انکی قیمت ۷ شلنگ ۶ پنس ہے۔ (افسوس ہندوستان مین کہلے طور پر اسلحہ جنگ کی بکری ممنوع ہے۔ ورنہ انارکلی کے کوڑی بہی چار پیسے کمالیتے مگر کماتے کہان سے روپیہ تو یونانیون کے ہان ایسا ہی عنقا کا حکم رکہتا ہے جس طرح غیرت۔ البتہ اودہار پکہنہا مانگے دام کہرے لیتے اور ملنا فردائے قیامت پر موقوف۔ افسوس اس برتے پر تتا پانی) مگر یہ انتظام بیع وشری ابہی نہین ہوا تہا اور دوکاندار دیتے ہوئے ہچکچا رہے تہے کہ منگل کے روز رنگروٹ خود ہی لوٹ پڑے اور جو سامان کسی کے ہاتہہ لگا آپ ہی اوڑالیا سا کیون نہ ہو۔ نزلہ بر ضعیف می بارد) مقام تہا اس مین ایک فرانسیسی جہاز کو بہی لوگون نے لوٹنا چاہا۔ اس جہاز مین بہی کچہہ مستعمل بندوقین تہین۔ مالک نے جب یہ حالت دیکہی تو خود ہی لوگون کو مال بانٹ دیا۔ اوس دن شہر مین سخت کہرام مچا ہوا تہا بلکہ یقین تہا کہ انقلاب عظیم ہونیوالا ہے۔ غول کے غول محل شاہی کے قرب وجوار مین بے طرح شور کرتے رہے۔ اور سوداگرون کی دوکانون کو بلا محابا لوٹتے رہے۔ بازارون مین علی رؤس الاشہاد شاہ اور اوسکے خاندان کے اراکین کی تصویرون کو لوگ ٹکڑے ٹکڑے کرتے جاتے تہے اور اونکی دہجیان اُڑا اُڑا کر اپنے دلون کے بخار نکالتے تہے۔ پیرس مین لوگون کا غصہ اور خیرہ چشمی اس حد تک پہونچگئی کہ شاہی آرمز (وہ مخصوص نشان جو کسی خاص سلطنت اور

خاندان سے مخصوص ہوا کرتا ہے) کو انھون نے سربازار ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ لوگون کا غصہ کمال کو پہونچ چکا تہا۔ اور شور و شغب انتہا کے درجہ تک آیا تہا کہ ایم ریلی نے آکر لوگون سے بمنت کہا کہ تم اپنے اپنے گہرون کو چلے جاؤ۔ مین ابہی بادشاہ کے پاس جاکر اسکا انتظام قرار واقعی کرتا ہون چنانچہ وہ اوسیوقت ایوان شاہی مین گیا اور دوسرے دن دس بجے اوسی کے کہنے پر ایک مجلس الوزرا منعقد ہوئی +

کریٹ کی حالت

ہمارا خاص کارسپانڈنٹ مقام کانڈیا سے بذریعہ تار حسب ذیل رقمطراز ہے:- مین یہان ڈیڑھ ماہ کے بعد واپس آیا ہون۔ اس عرصہ مین یہان بہت سے تغیرات عمل مین آئے ہین۔ ایک طرف سے مین دیکھہ رہا ہون کانڈیا اور ریتیمو مین زیادہ تر امن ہوگیا ہے دوکانین کہل گئی ہین اور دوکاندار اپنے اپنے کام پر آبیٹھے ہین۔ اور بندوقین اور بندوقچی آپ سے آپ مفقود ہوگئے ہین۔ اب ہر وقت کی برق اندازی اور آتش زدگیون سے فی الجملہ اطمینان ہے۔ لوگ اپنے اپنے کام دہندون مین پھر لگ گئے ہین۔ اور جو لوگ کہ ادہر ادہر سے آکر پناہ گزین ہوئے ہین۔ اونکی جماعت ایک خاص مقام پر رہتی ہے۔ ترکون نے بہی اپنا اعتبار اور اقتدار از سر نو جمالیا ہے۔ اور جزیرہ کی خود مختاری اور مطلق العنانی کا خیال حرف غلط کیطرح مٹتا نظر آتا ہے۔ جس سے یہ نتیجہ نکالنا آسان ہے کہ پھر ترکی حکومت یہان قایم ہو کیونکہ آج تک کوئی ترکی سپاہی یا عہدہ دار یہان سے خارج نہین کیا گیا۔ باغیون مین عام طور پر یہ یقین ہے کہ دول یوروپ کا بالجملہ کے ساتہہ اتفاق ہے۔ اب اس خیال کو یک بیک دور کرنا نہایت مشکل ہے۔ کیونکہ اونکے دل مین یوروپ کی سلطنتون کیطرف سے ذرا بہی اطمینان اور اعتبار نہین۔ اور یونانی طرفدارون کا لوگون پر بالعموم بڑا رسوخ ہے۔

مختلف ممالک کے امیر البحرون نے فیصلہ کر لیا ہے کہ رعایائے یونانی کو جزیرہ مین اُس وقت تک بود و باش کا اختیار حاصل ہے جب تک وہ امن سے رہین اور کوئی شور یا فساد نہ کرین اس عرصہ مین اونکی حفاظت ہمارے ذمہ ہوگی۔

ممالک غیر کے امیر بحرون نے باغیون کے سرغنون کو جو مقام اکروٹری مین تہے پہلے ہفتہ اطلاع دیدی ہے کہ ہم اُس مزاحمت مین بہی کسی قدر نرمی کرنے پر مایل ہین جو کرنیل ویسوس اور اوسکی فوج کے برخلاف جاری تہی۔ باغیون کو اختیار ہے کہ وہ شہرون مین بلا سازوبراق آکر اپنا ما یحتاج خرید لین اور اس صورت مین ایک بدرقہ اونکی حفاظت کے لئے ساتہہ دیا جائیگا تاکہ کوئی پرخاش پسند مسلمان اونہین نہ ستائین۔ اولے درجے کے باغیون مین سخت مصیبت پہیلی ہوئی ہے اور شہرون اور قصبون مین تو غضب کی تکلیفین ہو رہی ہین اور یومًا فیومًا ترقی پر ہین۔

کینیا مین ۷۵۰۰ ریتیمو مین ۴۰۸۰۰ و کینڈیا مین ۴۷۰۰۰۔ اور سینیا وغیرہ مین ۱۱۵۰۰ مسلمان ہین ان مین سے ۶۵۰۰۰ کی سرکاری امداد سے پرورش ہو رہی ہے۔

اتوار کے روز امیر البحرون نے ان باغی سرغنون کو بلا کر کہا تہا کہ تم خود مختار کئے جانے کو پسند کرو مگر انہون نے پہر وہی ضد کی کہ ہم یونان سے الحاق چاہتے ہین خواہ یونانی فوج ہماری سرحد سے نکل ہی جاوے +

ان باغیون نے کینڈیا مین آبرسانی کا سلسلہ بہی بند کر دیا ہے۔

مصالحت

اخبار ٹائمز کا کارسپانڈنٹ مقام وایینا سے لکہتا ہے۔ پہلے یہ مشہور ہوا تہا کہ غالبًا۔ روس۔ انگلستان اور فرانس روم اور یونان مین مصالحت کے لئے پیشقدمی کرینگے۔ مگر روس مین یہ خیال ہے کہ ایسا کرنا کل دول عظام کو مناسب ہے۔ کیونکہ ساری دول ابتدا سے اس معاملہ مین شریک رہی ہین اور نیز اُسوقت مناسب ہے جب یونان درخواست کرے۔ یہی رائے آسٹریا اور جرمنی کی ہے۔ یہ کہنا محض غلط ہے کہ آسٹریا یا جرمنی نے جنگ یونان و روم کے معاملہ مین کوئی علیحدہ کارروائی کی ہے جو دیگر دول سے جدا گانہ ہو۔

پیرس مین نیم سرکاری طور پر اعلان ہوا کہ لارڈ سالسبری کی تجویز دربارہ اس امر کے کہ پیرس مین یونان اور روم کے معاملات کے متعلق کانفرنس ہونا منظور ہوگئی ہے۔ اگرچہ دیگر طور پر اس باب مین گفتگو ہو رہی ہے۔

قسطنطنیہ

بابعالی نے فیصلہ کر لیا ہے کہ یورپین علاقہ جات مملکت مین اور تین لاکھہ فوج بڑہائی جائے۔ گویا مجموعی تعداد فوج کی بشمول اون افواج کے جو انتولیا مین مقیم ہے۔ سلطنت عثمانیہ اب عنقریب پانچ لاکھہ فوج یورپ مین مسلح کرینگی۔

اتوار کے روز چار ترکی جہاز جن مین فوج بہری تہی بحیرہ الجبئین کی طرف ڈارڈنلز سے روانہ ہوئے۔

استنب کے باشندون نے (جنمین مسلمان اور عیسائی دونون شامل تہے) ۱۱۵ گہوڑے النونیا کی فوج کے استعمال کے لئے نذر کئے۔

استنبول کے یہودیون کی ایک جماعت نے درخواست کی ہے کہ ہم فوج کی وردیان بلا اجرت سینے کو تیار ہین۔

حساب کے رو سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۳ مارچ ۱۸۹۶ء سے آجتک بابعالی کا زائد فوجی اخراجات پنتیس ۳۵ لاکھہ پونڈ ہوا ہے۔ (آجکل کے پونڈ کی قیمت کے لحاظ سے یہ رقم قریب چھہ کروڑ تیس لاکھہ کے ہوتی ہے اب ترکون نے کہانکی زیادہ ستانی کی ہے اگرچہ جنگ بقدر ۷ کروڑ کے مانگا ہے۔ کیونکہ یہ رقم ۷ مئی ۱۸۹۷ء تک کی تہی۔ اوس دن سے آجتک کئی لاکھہ اور بہی صرف ہوا ہوگا۔ یہ مانا کہ یونان ویوالیہ اور مفلس و قلاش محض ہے مگر پابندازہ روادار کے مسئلہ کو پیش نظر رکہتا ور نہ یہ روز بد کیون دیکہنا نصیب ہوتا۔ اب تو۔ جانمن خود کردۂ خود کردہ را تدبیر چیست۔)

جنرل وان ہنک (جو قیصر ولیم کی وزارت جنگی کے اعلےٰ افسر ہین) نے گریمیکوف پاشا کو حکم دیا ہے کہ وہ استنبول مین واپس آجائین۔ گریمیکوف پاشا ایسونا مین محض توپخانہ اور سامان حرب کے ملاحظہ کے لئے گئے تہے۔ چونکہ انہون نے میدان جنگ مین خاصکر لاریسا کے قبضہ مین بہت کچہہ حصہ لیا ہے اسلئے عام طور پر بہت بڑبڑ ہوتی ہے کہ باوجودیکہ ابتک اونکا تعلق افواج جرمنی سے منقطع نہین ہوا وہ معرکہ مین کیون اسطرح شریک ہے یہی حال دیگر جرمنی افسرون کا بہی ہے۔ یہ افسر شہنشاہ جرمن نے عاریتًا سلطان کو دیا تہا۔ +

خدیو مصر اور سلطان کے تعلقات

جریدہ سرکاری خبر دیتا ہے کہ سلطان المعظم کے صدر اعظم نے خدیو مصر کو سرکاری طور پر فتح ٹرینو اور لاریسا کی اطلاعدی۔ اور خدیو نے کمال نیازمندی اور عقیدت سے مبارکبادی کا اظہار کیا۔ حضرت سلطان المعظم نے بجواب اسکے اظہار خوشنودی مزاج فرما کر ارشاد فرمایا۔ کہ آیندہ سے سکرٹری کو حکم ہوا ہے کہ آپ کو وقتًا فوقتًا جس قدر فتوحات افواج قاہرہ کو فضل الٰہی سے ہوتی رہینگی۔ باضابطہ اطلاع دیجائیگی۔ +

---

۲۸ نومبر ۹۴ء کو عدالت العالیہ چیفکورٹ پنجاب سے ایک سرکلر شائع ہوا تہا کہ اگر کوئی شخص جلدی نقل حاصل کرنا چاہے تو بطور ارجنٹ (ضروری) فیس کے داخل کرے۔ پشاور سے ہمارا ایک نامہ نگار شکایت کرتا ہے کہ تاریخ اجراء سے کل اضلاع پنجاب مین اس سرکلر پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ مگر ضلع پشاور مین اسپر عمل نہین کیا جاتا۔ نامہ نگار مذکور اسکی وجہ یہ بیان کرتا ہے کہ سپرنٹنڈنٹ ضلع ہندو ہے۔ اور ضلع مین تقریبًا کل نقلنویس مسلمان ہین جب سپرنٹنڈنٹ صاحب سے اس سرکلر پر عملدرآمد کیلئے کہا جاتا ہے تو وہ جواب دیتے ہین کہ جبتک عدالت ڈویژنل کورٹ پشاور مین اسکی تعمیل نہ ہوگی ہم اسپر عملدرآمد نہین کر سکتے۔ قاضی عبدالرحمن صاحب کلرک آفذی کورٹ ڈویژنل کورٹ اگرچہ بلحاظ ذاتی اخلاق اور متدین ہونیکے ہر طرح سے قابل تعریف ہین۔ مگر اظہار بے تعصبی کا خیال انکے ہاتہون مسلمان ماتحتون کی بہت کچہہ حق تلفیان کرا رہا ہے۔ وہ نہین چاہتے کہ ڈویژنل کورٹ کی نقل نویسون کو جو سب کے سب مسلمان ہین کوئی جایز فایدہ بہی پہونچے۔ عدالت العالیہ چیفکورٹ کو سپرنٹنڈنٹ صاحب اور قاضی صاحب سے دریافت کرنا چاہیئے کہ جب چیف کورٹ مین اس سرکلر پر برابر عمل ہوتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ضلع پشاور مین اسکی عملدرآمد کو ابتک روک رکہا گیا ہے جسسے عوام کو تکلیف ہے۔ آگے چلکر نامہ نگار مذکور ان نقصانات کا ذکر کرتا ہے جو سپرنٹنڈنٹ ضلع اور دیگر ہندو عہدہ داران

انجام یونان و کریٹ

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چندان امان نداد کہ شب را سحر کند

باشندگان کریٹ نے جو کچھ ظلم و ستم و امن کے غریب مسلمانون پر یونان کی سازش سے کیئے وہ تقریباً تمام عالم کو کچھ نہ کچھ معلوم ہین مگر اون کی تفصیل اس قابل نہین کہ کوئی قلم اوس کو تحریر یا کوئی زبان اوسکی تقریر کر سکے۔ وہ کونسا دل ہے کہ اوس کو سُنے اور کانپ نہ اوٹھے۔ اور وہ کونسی آنکھ ہے کہ اوس کا تصور کرے اور تأسف نہ برلائے یہ ماہِ رمضان جس مین ہر ایک مسلمان بخیال حصول برکات و حسنات خصوصیت سے مشغول عبادت و مصروف یاد الٰہی ہوتا ہے اوس وقت سفاک و بے رحم کرٹینز نے بیگناہ روزہ دار مسلمانون کو اپنے تعصب اور جوش مذہبی سے سخت بیرحمی کے ساتھ طرح طرح کی تکالیف دین انکو قتل کیا۔ اونکی باعفت و عصمت عورتون کی پردہ دری کی۔ اونکے معصوم شیر خوار بچون کو جو سالے سے کم تھے چکتی ہوئی نوکدار سنگینون پر چڑھایا۔ افسوس صد افسوس!

حیف ہے اے آسمان کہ تو نے یہ ستم دیکھے اوٹوٹ نہ پڑا۔ اور تف اے زمین کہ تجھپر یہ تشدد و ظلم ہوئے اور تو شق نہ ہو گئی۔ یہ وہ ظلم ہین کہ اون کو ایک سنگین سے سنگین دل بھی دیکھتا تو درکنار سننا بھی پسند نہین کرتا مگر تعجب ہے کہ ہماری یورپ کی شائستہ اور رحمدل سلطنتین جن کو ان تمام واقعات کی کانفیڈنشیل طریق سے مفصل خبرین پہونچ چکی تھین اور جن کو آج تمام دنیا مین اپنے رحم اور ہمدردی انسانی کا سب سے بڑا دعوے ہے کیونکر چپ چاپ بیٹھی رہین۔ اور وحشی و بیرحم فوجون کے قلع و قمع کے لیئے کیون نہ آمادہ ہوئین غالباً قومی ہمدردی مانع ہوئی ہوگی۔ ورنہ ابھی چند روز ہوئے آرمینون کی بے بنیاد و ذلالت واقعہ کا جو کچھ شور و غل یورپ مین مچا وہ سب کو معلوم ہی ہے۔

کریٹ کے ان واقعات دلگداز کو سن سنکر تمام مسلمان غم و الم سے چور چور انگشت بدہان و چشم بر آسمان تھے اور کہتے تھے کہ اے خداوند عالم تو تو عالم الغیب اور منتقم حقیقی ہے کیا تجکو ان مظالم کی کچھ خبر نہین؟ کیا مسلمانان کریٹ تیری مخلوق نہین؟ کیا اون کے معصوم بچون کا خون بھی قابل انتقام نہین؟ مگر ادہر تمام دنیا کے مسلمانون کی یہ گرم آہین اور ادہر مسلمانان کریٹ کا خون ناحق کب ایسا تھا کہ اپنا رنگ نہ دکھاتا۔ رنگ دکھایا ہی دکھایا۔ بندگان خدا کی واویلا سے غیرت الٰہی جوش مین آئی۔ اور اوس نے بیگناہون کے خون کا انتقام اسطرح لیا کہ یونان جیسے کہ دلمین جس کی سلطنت عثمانیہ کے ساتھ کچھ وقعت و حقیقت نہین اور جو سالہا سال تک اونکا باجگذار و مطیع فرمان رہا دعوے ہمسری و خیال مقابلہ پیدا کر دیا۔ یونان نے اپنی کم فہمی سے قیاس کر لیا تھا کہ جیسا کہ آجکل جاپان نے چین جیسی بڑی سلطنت کو نیچا دکھایا مین بھی ٹرکی کو زیر کر لونگا۔

ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

کیونکہ ایک عرصے سے اس سلطنت علیہ کو مرد بیمار سمجھ رہا تھا۔ اور اوس کے دلمین اوسکی ہمت۔ اوسکی دلیری اوس کی باقاعدہ فوج کی بموجب اقوال یورپ کچھ بھی وقعت نہین رہی تھی۔ علاوہ ازین چند سلطنتون نے بھی بوجہ بعض پولیٹکل پیچیدگیون کے اس موقعہ کو غنیمت جانکر اوس کو دیدہ و دانستہ اشتعال دینے شروع کیئے تھے اور وعدہ بھی دیا تھا مگر ؎

سگ کیست روباہ نازو رسند
کہ شیر ژیان را رساند گزند

بیچارہ یونان کی کیا حیثیت تھی کہ وہ سلطنت عثمانیہ کا مقابلہ کر سکتا۔ یہ سلطنت تو وہ سلطنت ہے کہ صدیون سے اپنی بہادری اپنی دلیری اپنی جنگ آوری مین محسود عالم بنی ہوئی ہے اور آجتک بھی بقول سول لٹریری گزٹ یورپ کی بڑی بڑی طاقتین اوسپر ہاتھ ڈالتی ہچکتی ہین۔ یونان کی بے اعتدالیون کی سزا اوسکو ملی اور اوسکی سرکوبی ہوئی وہ مہر نیمروز ہے یونانیون نے باوجود اپنی باقاعدہ فوج کثیر کے اپنی ہی حدود سلطنت مین جس جس ذلت و خواری اور بزدلی کے ساتھ شکست پر شکست کھائی ہے دنیا مین آجتک اوسکی کوئی نظیر نہین مسلمانون کی شجاعت و بہادری کا تو کچھ ذکر ہی نہین وہ تو ہمیشہ ہی سے ایسی ہین مگر یہ عجیب لطف ہے کہ اس وقت وہ سب بلغوا کرنے والے بالکل صابون مین سے تار کیطرح علیحدہ ہو گئے اور بیچارے یونان کی ایسی گت بنوادی کہ اس نقصان کے بعد آئندہ شاید پچاس برس تک بھی وہ سر نہ اوٹھا سکے گا۔

یونان کی نامردی اور بزدلی کی مذمت اور ترکون کے استقلال و بہادری و مشاقی جنگ کی تعریف سے یورپ اور ہندوستان کے اخبار پر ہین۔ یورپ کا بچہ بچہ یونان کی ایسی ذلیل حالت دیکھکر اوسپر قہقہے لگاتا ہے اور اوس کو مطعون کرتا ہے کہ اسنے ایسی کیون بیوقوفی کی کہ ایسی بڑی طاقت سے مقابلہ کیا۔ ترکون کی بات بات کی تعریف و ثناخوانی ہو رہی ہے۔ کیون نہ ہو۔ والقول ما قالت بہ اعدائے۔ تعریف تو وہی ہے جو دشمن کرے۔

اب غور کرنا چاہیئے کہ یونان کو اسقدر جلد کیون نقصان و صدمہ پہونچا وہ ایسا حملہ آور تو وہ بھی نہ تھا کہ زور ہی اوس کو نگل لیا جاتا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب کچھ اونکی خونریزیون کا نتیجہ ہے جو اوس کی سازش سے کریٹ مین ہوئی تھین۔ اور یہ وہی انتقام ہے جو منتقم حقیقی نے اس وقت طرفہ العین مین خلاف قیاس اوس سے لیا۔ مگر حضرت خلیفۃ المسلمین کے تحمل و ترحم کو دیکھنا چاہیئے کہ اونھون نے اس وقت بھی عیسائیون کے ساتھ کوئی سختی نہین کی۔ اور نہ اس جنگ مین ہی خود سبقت فرمائی۔ مسلمان سپاہیون اور افسرون نے جو جو سلوک اس لڑائی مین یونانیون کے ساتھ کیئے ہین اوسکی عیسائی خود ثناخوان و مداح ہین۔ چنانچہ اخبار سول ملٹری گزٹ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۰۶ء مین ایک چٹھی جو کسی عیسائی نامہ نگار نے لنڈن سے دربارہ جنگ ٹرکی و یونان تحریر کی ہے شائع ہوئی ہے اوسمین سے ایک جزو کا ترجمہ تمثیلاً تحریر کیا جاتا ہے۔ تاکہ ہمارے بیان کی تائید و تصدیق اچھی طرح ہو جاوے اور مسلمانون کو معلوم ہو جاوے کہ سلطنت عثمانیہ اور ترک کیا چیز ہین اور عیسائیون کی نظرون مین اونکی کیقدر وقعت و منزلت ہے۔ وہو ہذا۔

"اس لڑائی مین سب سے زیادہ قابل تعریف بات ترکون کے طور و طریقہ جنگ ہین۔ مینے اونکا تحمل و استقلال دیکھا ہے۔ باوجودیکہ یونانی بقاعدہ و چین حملے کر کے اون کو دق کرتے تھے مگر وہ اپنے ہتھیار لیئے ہوئے چپ چاپ کھڑے رہتے ہو۔ لیکن یہ بات کہ بحالت فتح اور غیظ و غضب فوج نے اپنے شکست یافتہ دشمنون کے ساتھ اس قدر ضبط اختیار کیا اور افسراون کے ساتھ رحمدلی و فیاضی سے پیش آئے اس تحمل و بردباری پر بھی سبقت لیگئی ایک یونانی افسر گرفتار شدہ کو جب ترکون نے کافی اور سگریٹ دیئے تو اوس نے کہا کہ اگر ترکون کی یہی بے رحمی ہے تو خدا کرے ہماری فوجون مین اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔ ہمارے ایتھنز کے بعض کارسپانڈنٹون نے کچھ کچھ خبرین جن کو ہندوستان مین بازاری گپ کہتے ہین انگلستان کے لبرل ناظرین کے لیئے اڑادی ہین کہ ترکون نے اپنے قیدی اور زخمی یونانیون کو جلادیا ہے۔ مگر معتبر خبرین اونکی کامل تردید کرتی ہین ترکی افسر شریفانہ برتاؤ اور تکریم و تواضع سے پیش آتے ہین۔ اور شائستہ مسلمانون کی تو یہ عادت ہی ہے کرتی ہے ترکون کے سپاہیون نے وہ سلوک کیا ہے کہ آرزو کی جاتی ہے کہ کاش عیسائی بھی ویسے ہی ہو جاوین اب اونکی کماحقہ تعریف ناممکن ہو گئی ہے۔ یونان نے حدود ٹرکی مین مداخلت کر کے اگر کوئی زرائع پیدا کیا تو یہ کہ ترکون کی یورپ کی نظرون مین بلحاظ فنون جنگ دوبارہ شان و شوکت قایم ہو گئی سلطنت عثمانیہ اپنی بہادری، جوانمردی اور باستقلال فوجون کی وجہ سے جو یورپ کی جنگی قواعد کے مطابق پورے پورے باقاعدہ طور پر بالکل نئے ہتھیارون سے آراستہ تھین ایک دفعہ پھر یورپ کی اول درجہ کی جنگی طاقتون مین شمار ہونے لگی۔ اور وہ لوگ جو اس بیمار سلطنت کی تقسیم وراثت کی گفتگو کر رہے تھے اب اوسکی قوت بازو اور تیزی اسلحہ کو جن کا اوسنے اس لڑائی مین استعمال کیا ہے ہرگز نہین بھولینگے۔ اس کے علاوہ اب یہ بھی یقین کیا جاتا ہے کہ وہ اصلاحین جو یورپ ٹرکی مین کرنا چاہتا تھا ملتوی کر دینگی یونانیون پر کامیابی کی وجہ سے ملتوی ہو جائینگی بیمار سلطنت

از ملتان - جناب اڈیٹر صاحب - پنجاب اخبار کے کسی گذشتہ پرچہ میں شائع ہوا تھا کہ چند مخالفین اہل اسلام نے عید الضحے سے دو چار روز پیشتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ملتان کی خدمت میں جاکر یہ بیان کیا کہ مسلمان عید کے دن فساد کرنا چاہتے ہیں - چنانچہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے حفظ ماتقدم کے طور ۱۲ مئی کو ایک کمیٹی ٹون ہال میں کی - تمام میونسپل کمشنر آنریری مجسٹریٹ اور دیگر اس کمیٹی میں شریک تھے - صاحب ڈپٹی کمشنر نے اس مجمع میں بیان فرمایا کہ ہم کو اس قسم کی اطلاع ملی ہے - اسواسطے آپ لوگوں سے امید ہے کہ آپ اپنے حلقوں اور علاقوں میں عید کے دن اس امر کا خیال رکھینگے - کہ کسی قسم کا کوئی فساد نہ ہونے پائے ٭

ایک اہل اسلام ممبر میونسپل کمیٹی نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے اسی موقعہ پر دریافت کیا کہ حضور کو یہ خبر کس نے دی ہے؟ جہانتک ملتان کے حالات ہم لوگوں کو معلوم ہیں - اہل اسلام کی طرف سے کسی طرح کا کوئی فساد ہونیوالا نہیں - اور نہ ہمارا خیال ہے کہ اہل ہنود میں سے کوئی کسی قسم کی چھیڑ کرنیوالے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص نے خود غرضی کے خیال سے اور محض مسلمانوں کو بدنام کرنیکے واسطے حضور سے ایسا کہا ہے صاحب ڈپٹی کمشنر نے فرمایا کہ اگر کسی قسم کے فساد کا اندیشہ نہیں ہے تو ہم خوش ہیں تاہم احتیاط رکھنی چاہئے ٭

صاحب ڈپٹی کمشنر یہ تقریر فرماکر تشریف لے گئے اور جلسہ برخاست ہوا ٭

جلسہ برخاست ہونے پر اسی مسلمان میونسپل کمشنر سے ایک بڑے معتبر آفیسر نے جو شریک جلسہ تھے کہا کہ جناب آپ ناراض نہ ہوں مینے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے دریافت کیا تھا کہ یہ اطلاع اُن کو کس نے دی تو صاحب بہادر نے فرمایا کہ یہ خبر دینے والا کوئی معزز شریف آدمی نہیں ہے ٭

کمال افسوس کا مقام ہے کہ اہل ہنود جو اپنے آپ کو صلح جو اور امن پسند ثابت کرنے کا دعوے کرتے ہیں اہل اسلام کے برخلاف ایسی خبریں اختراع کرتے ہیں - حکام کو حفظ ماتقدم کے خیال سے انتظام کرنا پڑتا ہے - اس حیلہ نہ صرف حکام کو بیوقوف اور اہل اسلام کو مفسد قرار دینے کی کوشش کیجاتی ہے بلکہ اہل اسلام کی رسومات مذہبی ادا کرنے میں رکاوٹیں ڈالنے کی سعی کی جاتی ہے - چنانچہ اس کارروائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ صبح کیوقت نماز کے موقعہ پر ہر ایک مسجد کے دروازہ پر جہاں نماز عید ہوتی تھی پولیس کا پہرہ تھا - عوام الناس استدر سہم گئے تھے کہ عیدگاہ میں اور نیز دیگر مساجد میں معمول کی نسبت تیسرا حصہ نمازی مشکل سے تھے قربانیاں بھی ہمیشہ کی نسبت بہت کم ہوئیں ٭

ہم نہایت شکور ہیں اپنی گورنمنٹ کے کہ اس نے ہر ایک فرقہ کو ادائے فرائض مذہبی کے واسطے پوری آزادی دی رکھی ہے - لیکن افسوس ہے کہ غریب مسلمانوں کو اسطرح کی افترا پردازیوں سے بدنام کیا جاتا ہے اور ان کمینہ حیلوں سے انکو اپنے رسومات مذہبی ادا کرنے سے روکا جاتا ہے ٭

ہماری دانست میں اس امر کا علاج سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ حکام ایسے جھوٹ بولنے والے مفسد ہندوؤں کو یا خود غرض مسلمانوں کو اپنے پاس آنے کا موقعہ ہی نہ دیں اور اگر حفظ ماتقدم کے طور پر کچھ انتظام ضروری بھی معلوم ہو تو اس طرح کیا جاوے کہ غریب اہل اسلام کیلئے ادائے رسومات مذہبی میں کوئی رکاوٹ نہ ہووے ٭

ہمنے عیدگاہ کے سامنے کئی ہندو حلوائیوں کی دکانیں بڑی بارونق دیکھیں اہل اسلام اُن دوکانوں سے حسب معمول بطیب خاطر ہر ایک چیز خرید رہے تھے - اُن نیکدل صلح جو اہل ہنود سے جنہوں نے اگلے روز یہاں ایک کمیٹی مصالحت بنائی تھی اور ایک برائے نام اسکا جلسہ بھی کیا تھا دریافت کیا جائے کہ عوام اہل ہنود اور اہل اسلام میں تو کسی قسم کی مغایرت نہیں تھی اور نہ ہے - آپنے کس کانشنس کی رہنمائی سے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو کہا تھا کہ ملتان میں بھی لاہور کی طرح اہل اسلام ہندوؤں سے کھانے پینے کی چیزیں مٹھائی وغیرہ لینا بند کیا چاہتے ہیں - اور ہم انتظام کرتے ہیں کہ ایسا نہ ہونے پائے - یہ خود غرضی نہ تھی تو کیا تھا - پھر جن امن پسند معززین نے یہ جاکر کہا کہ عید الضحے کے دن مسلمان فساد کرینگے - اُن سے دریافت کیا جائے کہ اہل اسلام نے کیا کیا؟

اس قسم کی خبریں اُڑانیوالا اور اسطرح ہندوؤں اہل اسلام میں نفاق پیدا کرنیوالا فرقہ انگریزی خواں اہل ہنود کا ہے - اُنکو جتنا دعوے تہذیب کا ہے اُسیقدر وہ ملک اور قوم کے واسطے مضر اور نقصان رساں ہیں

ہم اپنے اس خیال کے راست ہونیکے ثبوت میں اسوقت بھی بہت سے اپنے ہندو دوست ایسے پیش کر سکتے ہیں جن کی عمر اسوقت ۵۰ اور ۶۰ سال سے متجاوز ہے - اس قسم کے خیالات کا اُنکے دل میں پیدا ہونا تو کجا وہ اُنکو شائبہ تک پسند نہیں کرتے اور مسلمانوں سے اُسی اخلاص اور محبت سے ملتے ہیں - جیسے اُنکے بزرگ ہمیشہ ملتے رہے ہیں - برعکس اسکے آریا سماج کے نوجوان ممبر ہیں کہ بات کرینگے تو فساد کی - مشورہ کرینگے تو خرابی پیدا کرنیکا - صلح - امن دوستی اور وفاداری - انہوں نے ڈکشنریوں میں دیکھی ہیں - اور اپنی پبلک سپیچوں اور جلسوں میں کبھی کبھی اسواسطے یاد کرتے ہیں - اپنے عمل دیکھو تو خاک - نہیں ہے کوئی شخص اپنے ہمسائہ کو دُکھ دے کر کبھی سُکھ سے نہیں رہ سکتا - ہم اہل اسلام کو وہ کتنا ہی غیر سمجھیں لیکن آخر اب ہم ہندی ہیں انکا ہمارا چولی دامن کا ساتھ ہے جو کانٹے یہ ہمارے واسطے بوینگے وہ ہی اُنکے اپنے پیروں میں چبھینگے - اور جو گڑھے کہ یہ ہمارے واسطے کھودینگے ایکدن خود اُن میں گرینگے - لیکن اگر انکا یہ خیال ہے جیسا کہ متعصب ہندو اخبارات اور انکے لیڈروں کے عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل اسلام کو آریاورت سے بالکل نکالدیں - اس پاک زمین کو ان ملیچھوں سے پاک کردیں تو ؎

ایں خیال ست و محال ست و جنوں

ہم اپنے بیدار مغز و عدل پسند صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں نہایت ادب سے یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں - کہ اب عشرہ محرم قریب آیا ہے - ہماری مخالفین پھر کچھ نہ کچھ حضور کیخدمت میں ہمارے برخلاف جاکر کہینگے - اور اگر یہ درخواست کرینگے تو اُن کو حوصلہ نہ ہوگا کہ تعزیہ نکالنا ہی بند ہو جائے - لیکن یہ کوشش تو ضرور کرینگے کہ تعزیہ داروں کو زیر حراست رکھا جائے تمام دن اُنکے اور تعزیوں کے گرد پہرا رہے اسیطرح اُن کی دل آزاری کیجائے - ہم بھی عرض کرتے ہیں کہ عشرہ کا روز عید الضحے کی نسبت زیادہ توجہ اور احتیاط کا تقضی ہے اور صرف اسوجہ سے کہ کئی بڑے تعزیہ خاص چوک بازار سے گزرینگے - جہاں کل اہل شہر کی آبادی ہے اس امر کی احتیاط رکھنی ضروریات سے ہے کہ کہیں اہل اسلام کو بدنام کرنیکے واسطے کوئی شریر ہندو خود فساد اور چھیڑ خانی کرکے اہل اسلام کو اشتعال نہ دے ٭

عاشورہ کا دن ہم اہل اسلام کیواسطے رنج و غم اور افسوس کا دن ہے ہمارا یہ اسطے تعزیت اور فاتحہ خوانی کا روز ہے نہ کہ کسی قسم کا دنگہ فساد کرنے کا - اور ہمیں یقین کُلی ہے - کہ اہل اسلام کوئی ایسا امر ہرگز نہیں کرینگے جس سے کسی قسم کے جھگڑے کا اندیشہ ہو ٭

راقم ایک ملتانی

غیر مذہب کے پیشواؤں کا ہم کو ادب کرنا چاہئے

ہم کو نہایت افسوس ہے کہ جب ہم مذہبی مباحثوں کی کوئی کتاب دیکھتے ہیں تو اس میں ایک مذہب والا دوسرے مذہب کے پیشواؤں کا بُری طرح پر ذکر کرتا ہے یہ امر مذہب اسلام کے بالکل برخلاف ہے جس مذہب کے جو پیشوا ہیں - جب ہم اپنے مذہبی مباحثوں میں اُن کا ذکر کریں - تو ہم کو لازم ہے کہ اُن کو بُرا نہ کہیں - بلکہ ادب و تعظیم سے اُن کا ذکر کریں - خواہ وہ لوگ ہندو ہوں یا پارسی - عیسائی ہوں یا یہودی یا خود مختلف عقائد کے مسلمان ہی ہوں - اگر ہم اُن کے بزرگوں اور پیشواؤں کے ساتھ گستاخی سے پیش آویں گے - تو کیا وجہ ہے کہ وہ اُسی طرح ہمارے بزرگوں اور پیشواؤں کے ساتھ گستاخی و بے ادبی سے پیش آویں - اس لئے خدا تعالی نے ہم کو حکم دیا ہے - کہ

"ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم" ۶ - سورہ انعام آیت ۱۰۸ یعنی مت بُرا کہو اُن کو جو خدا کے سوا اور کسی کی عبادت کرتے ہیں پھر وہ بڑھ کر نادانستگی سے خدا کو بُرا کہینگے پس حقیقت میں غیر مذہب والوں کے پیشواؤں کو بُرا کہنا خود اپنے مذہب کے پیشواؤں کو بُرا کہوانا ہے جسکا گناہ انہی پر ہوتا ہے - جنہوں نے غیر مذہب کے پیشواؤں کو بُرا کہا ہے علاوہ اس کے اخلاق اور شائستگی سے نہایت بعید ہے کہ کسی مذہب کے پیشوا کا بے ادبی سے ذکر کریں

"واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم" (منقول از علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ)

اسلامی خبرین

۱۹-اپریل کو احمد حفظی پاشا نے یہ تار دیا:-

اول تیرہ جنگی کشتیون پر جن مین سے نو آیا ماوار اور باقی نار وا خلیج کیطرف سے اکر پروزہ شہر پر حملہ کیا تھا (جن کا حال اول عرض کیا گیا ہے) جب کہ پروزہ کے قلعہ سے گولہ باری کیگئی تو حمیدیہ اور مجیدیہ دو سو سو کی توپون مین سے پندرہ سنٹی میٹر والی توپون کے تین دبلے ہوئے سخت گولون نے یونان کی دو اگبوٹون کو ضرر پہونچایا۔ مگر یہ تحقیق نہین ہوسکا کہ نقصان کی مقدار کسقدر ہے اسکی وجہ سے یونانیون کا بیڑہ ہٹ کر چلا گیا۔ اس سات ہے چار گھنٹہ کی سخت لڑائی مین الحمد للہ کہ ہمارا کچھ نقصان نہین ہوا۔

اس خبر کے متعلق صباح اخبار نے یون لکھا ہے:- پروزہ اور اوس کی قلعہ اور مورچون کو جلا دینے کے واسطے یونان کے بیڑہ نے (جس مین چار آہن پوش اور تین لکڑی کے اگبوط تھے) دو سو گز کا فاصلہ آپس مین دیکر دو اسکوئیڈرن بنا لیئے اور قلعہ اور چند نامی مورچون پر گولہ اندازی شروع کی جن مین سے حمیدیہ مورچہ کے خارج پر (۱) اور اوسکے اندر (۲) اور بینی قلعہ کے خارج پر (۳) اور اوس کے اندر (۵) گرے لگو مگر کسی قسم کا نقصان نہین پہنچا سکے۔ یونانی آہن پوش ایک اگبوط جب کہ حمیدیہ تحکام کے آگے سے گذر رہا تھا تو اوس کے اگلے حصہ مین پندرہ سنٹی میٹر والی توپ کا ایک گولہ مذکورہ مورچہ سے اور اوس کے پچھلے حصہ مین بینی قلعہ کی توپ کا ایک گولہ لگا جس کے سبب سے اگبوط ایک طرف کو جھک گیا۔ اور ایک دوسرے آہن پوش اگبوط کے اندر جاکر ایک گولہ پھٹا جس کے سبب سے یہ بیڑہ ہٹ گیا۔ علاوہ اوس کے داہلی مورچہ اور حضر قلعہ پر سے پندرہ اور گیارہ سنٹی میٹر والی توپون کے گولون نے ایک جنگی اگبوط کو زخمہ انداز کر دیا جس کو دو آہن پوش اگبوط گھسیٹ لے گئے غرض یہ ہے کہ یونانی بیڑہ نقصان اُٹھا کر ناکامیاب ہا۔

۲۲-اپریل کو اسغرض سے کہ بندرگاہ پر موجودہ کمسیریٹ کے سامان کو جلا دین یا لیجائین یونان کا ایک چوٹی مین آف وار معہ دو تارپیڈو کشتیون کے آیا اور گولہ باری شروع کر کر کشتیون کے ذریعہ سے بحری سپاہیون کو اُتارنا چاہتے تھے مگر کنارہ پر موجودہ ٹرکی سپاہیون کے ایک دستہ نے نہایت تیزی کے ساتھ بندوقون کے ذریعہ سے گولیون کا مینہ برسانا شروع کیا جس کا مقابلہ وہ لوگ نہ کر سکے اور اپنی کشتیون کو لوٹا لے گئے "لیتور" کے تھیسلد ارنے خبر دی ہے کہ شام کیوقت یہ سب بیڑہ چالی آغزی کیطرف چلے گئے باقی فضل الٰہی سے اس نواح مین سب طرح امن و امان ہے۔ بذریعہ کابین کے تار کی یہ خبر عرض کیگئی۔

جو فوج یونان کی سرحد پر روانہ کیگئی ہے اوسکی عام حالت کو جانچنے اور مارشل ادہم پاشا اور اونکی فوج اور اوس فوجکے تمام افسرون اور سردارون کو حضور سلطانی کا سلام سلامت انجام پہونچانے کی غرض سے مابین ہمایون شاہانہ کے مشیر مارشل غازی عثمان پاشا ظل الٰہی اور خلافت پناہی کیطرف اشرف سے مقرر و معین کیئے گئے اور کل شام کو ۶ بجے سو کرجی ریلوے سٹیشن سے اسپیشل ٹرین کے ذریعہ سے سلانیک ہو کر روانہ ہوئے۔

۲۵-اپریل کو ذیل کے نشانات اون الفاظ سے عطا اور مرحمت کیگئے۔

الاصونیہ لشکر ہمایون کے کمانڈر انچیف مارشل ادہم پاشا کو بوجہ اونکی بہادری اور غیرت اور عاقلانہ خدمات اور صداقت کے نشان امتیاز اور بوجہ غیرت و شجاعت اور عاقلانہ خدمات کے الاصونیا لشکر ہمایون کے پہلے ڈویژن کے کمانڈر جنرل خیری پاشا اور دوسری ڈویژن کے کمانڈر جنرل نشاط پاشا اور تیسری ڈویژن کے کمانڈر جنرل ممدوح پاشا اور چوتھی ڈویژن کے کمانڈر جنرل حیدر پاشا اور پانچوین ڈویژن کے کمانڈر جنرل حقی پاشا اور چھٹی ڈویژن کے کمانڈر جنرل حمدی پاشا کو مرصع نشان عثمانی .. .. عطا فرمائے گئے۔

اخبار صباح مطبوعہ ۲۴-اپریل مین بیان کیا گیا ہے کہ عثمانیہ بنک کے جنرل منیجر سر "ایڈگار رومنین" کی یہ درخواست منظور ہو گئی ہے کہ اون کو پچاس مجروح ٹرکی سپاہیون کے رکھنے کی گنجائش کے قابل ایک منتقل ہونیوالا شفاخانہ انواع شاہانہ کے ساتھ رکھنے کے واسطے اجازت دیجاوے جس کا تمام خرچ عثمانیہ بنک سے ادا کیا جاویگا اور عثمانیہ بنک کی طرف سے اس کام کے واسطے ڈاکٹر کموڈور ووائین مینیجر سٹیبلشمنٹ یہ سامان و آلات جراحی ڈیرے خیمے سب روانہ ہو گئے ہین اس شفاخانہ مین کام کرنیکے واسطے سیس نون ہیوز پاشا نے اپنے ایمین مین شامل کر دیا ہے۔

بغداد سے ہمارا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جنگ یونان کے متعلق ۲۰-اپریل کا تار مظہر ہے کہ چار بلاؤ بڑے بڑے آج فتح کیئے گئے۔ ۲۱-اپریل کے تار سے معلوم ہوا کہ آج ایک قلعہ پہاڑی ترکی فوج نے فتح کیا اور دشمن کی ۳۰۰ اتواپ معہ بارود و کثیر ہاتھ آئین۔ دو ہزار دشمن قتل ہوئے اور دو جہاز دشمن کے غرق کیئے گئے۔ ۱۹-اپریل روز جمعہ بعد از نماز جمعہ لڑائی کا حکم ملگیا۔ اوس وقت سے ترکی فوج بڑے جوش سے لڑ رہی ہے ہر روز قدم آگے کو بڑھ رہا ہے۔ اب یونان کے شہزادہ فرڈیننڈ بہادر کو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو رہا ہے یقین کامل ہے کہ فوج ترکی پایہ تخت یونان مین بہت جلد پہونچنے والی ہے یونان کو باب عالی کیطرف سے پہلے جتلا دیا گیا تھا کہ بچہ ہوش مین آجاؤ ورنہ پایہ تخت لیا جاوے گا۔ مگر اوسکی پشت پر تو انگریزی جن سوار تھا یونان صاحب کہان ہوش مین آتے تھے اب جب فوج جرار سر پر پہونچگئی تو ایکبارگی چھکے چھوٹ گئے مین۔ سات روز کے عرصہ مین ۳۰ توپ اور بارود کثیر چھین گیا پانچ بڑے بڑے شہر لے لیئے گئے اب مقابلہ ملنے کی کسی کا چارہ نہین رہا۔

۲۱-اپریل ۱۸۹۷ء کو کوٹہ بری کچہری کے دروازہ پر جس کو یہان سرائے کے لفظ سے پکارا جاتا ہے گورنمنٹ ٹرکی کے حکم سے فتح کے اعلان چسپان کیئے گئے۔

روضہ مقدس حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ ۱۳ ذیقعد کو حضرت سید نا عبد الجبار فرزند ارجمند حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے روضہ پر سے جو حضرت کی کانی کے اندر ہے چور غلاف مبارک پھاڑ کر وہین پھینک گئے اور دستار مبارک لیکر چلدیئے پتہ ندارد ہے۔

اخیر مین نامہ نگار مذکور دو ایک واقعات پیش کر کے شکایت کرتا ہے کہ سپاہیون کے ساتھ یہان اچھا سلوک نہین کیا جاتا ہم امید کرتے ہین بغداد کے حکام ان شکایات کو رفع کرنے کی کوشش کرینگے۔

یوروپین صوبجات مین ترکی فوج کو تین لاکھ تک بڑھانے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ اناطولیہ کی فوج کو ملا کر ترکی کے پاس ۵ لاکھ مسلح فوج ہو جائے گی۔

چار جہاز جن پر ترکی فوج سوار تھی بحیرہ ایجین مین جانیکو لیئے اتوار کے روز دردانیال مین سے گذرے۔

اسیتب واقعہ اسکب سنجق کے عیسائی اور مسلمان باشندون نے الاصونا فوج کے استعمال کے لیئے ۱۱۵ گھوڑے قیمتی ۴۰۰ پونڈ ترکی گورنمنٹ کو دیئے۔

قسطنطنیہ کی ایک یہودی سوسائٹی نے عثمانیہ فوج کی ورویان بغیر کسی معاوضہ کے سینی کنجدمت پیش کی ہے

۱۳ مارچ سے لیکر ۱۳-اپریل ۱۸۹۷ء تک جنگی محکمہ کا خرچ ۳۵۰۰۰۰۰ پونڈ اندازہ کیا گیا ہے۔

شہنشاہ ولیم کے صیغہ جنگی کے وزیر اعظم جنرل وان ہانکی نے گرمیکوف پاشا کو جو الاصونا مین ترکی فوجکے ہمراہ ہی قسطنطنیہ واپس آجانیکا حکم دیا ہے مگر میکوف پاشا محض فوج کے سامان سد اور توپخانہ کی رپورٹ اور اسکا معائنہ کرنیکے لیئے الاصونا ہی

مظلوم اور مصیبت زدہ مسلمانان کریٹ

کے حالات سے متاثر ہو کر مسلمانان کانپور نے ازراہ قومی ہمدردی اونکی اعانت کی غرض سے ایک انجمن بنام "ہمدرد مظلومان کریٹ" قائم کی ہے جس کا پہلا اجلاس بصدارت جناب مولوی عبد الجلیل صاحب وکیل کانپور تاریخ ۲۰ مئی ۱۸۹۷ء کو اون کے دولت خانہ پر ہوا اور حسب ذیل دستور العمل منظور کیا گیا۔

دفعہ ۱- یہ انجمن بنام "ہمدرد مظلومان کریٹ" موسوم ہوگی۔ اور ہر شخص بالالحاظ مذہب و ملت جس کو مقاصد انجمن سے دلی ہمدردی ہو اوس کا ممبر ہو سکتا ہے۔

دفعہ ۲- اس مجلس کا یہ کام ہوگا کہ مختلف وسائل سے مظلوم اور مصیبت زدہ مسلمانان کریٹ کی امداد کیلئے چندہ فراہم کرے اور قابل اطمینان ذریعہ سے مستحقین کو پہونچا دے۔

دفعہ ۳- سرگرم اور مستعد مسلمانون مین سے انجمن ہذا کے حسب ذیل عہدہ دار ہونگے:-

میر مجلس۔ ناظم۔ امین۔

دفعہ ۴- ممبران کا فرض ہوگا کہ علاوہ چندہ مین خود شریک ہونے کے اپنے ہمسایہ احباب اور عزیزون کو بھی اس کار خیر مین

ترتیب کرین ۔ اور تہمت و استقلال کے ساتھ مناسب وقت تک اس نیک کام مین ساعی رہین اور وقتاً فوقتاً کثرت آراء سے جو تجاویز انجمن ہذا مین منظور ہون ۔ اون کو صدق دل سے قبول کرکے اونکی تعمیل ضروری جانین

دفعہ ۵ ۔ جس قدر چندہ انجمن کو وصول ہوگا اوسکی رسید باضابطہ دفتر انجمن سے دیجاویگی ۔

دفعہ ۶ ۔ فہرست نام چندہ دہندگان مع تعداد چندہ جن کا چندہ کم سے کم ایک روپیہ ہوگا ۔ بذریعہ روزانہ پیسہ اخبار شایع ہوتی رہیگی اور جس سے کم تعداد کے چندہ جمع ہون گے اونکی مجموعی رقم مشتہر کی جاویگی لیکن دفتر مین تفصیل موجود رہیگی ۔

دفعہ ۷ ۔ جس قدر چندہ وصول ہوگا وہ امین کے پاس جمع رہیگا ۔

دفعہ ۸ ۔ جب چندہ کی معتدبہ رقم جمع ہوجایا کریگی تو اوس کو انجمن ہذا بذریعہ سفیر دولت ترک مقیم بمبئی بمقام قسطنطنیہ روانہ کردیا کریگی اور اوسکی اطلاع اخبار وکیل امرتسر ۔ پیسہ اخبار لاہور ۔ وارالسلطنت کلکتہ اور پنجاب ٹریبون لاہور مین چھپوا دیجایا کریگی ۔

دفعہ ۹ ۔ جو اخراجات متعلق تحصیل چندہ اور خط و کتابت وغیرہ ہون گے اونکی تفصیل دفتر انجمن مین موجود رہیگی ۔ اور یہ رقم چندہ موصولہ سے خرچ کیجایا کریگی ۔

دفعہ ۱۰ ۔ ریٹرآمد خرچ اور ریٹرکارروائی وغیرہ وقت انجمن مین باہتمام ناظم موجود رہین گے اور جلسہ کا انتظام اشتہارات کی اشاعت اور کارروائیون کا مشتہر کرنا اور نیز جسقدر تحریرات بنام انجمن موصول ہونگی اونکے جوابات دینا ناظم کے متعلق ہوگا ۔

دفعہ ۱۱ ۔ مفصلات اور دوسرے شہرون کے مسلمان جن کو مقاصد انجمن سے دلی ہمدردی ہو اگر اپنے ہان اس انجمن کی شاخین قایم کرنا چاہین تو بپابندی قواعد انجمن ہذا وہ اسکی مجاز ہین ۔

دفعہ ۱۲ ۔ شاخہائے انجمن کی معرفت جس قدر چندہ وصول ہو وہ ہفتہ وار دفتر انجمن مین آنا چاہیئے ۔

دفعہ ۱۳ ۔ شاخہائے انجمن جس قدر روپیہ بھیجین گی اوسکی باضابطہ رسید شاخ انجمن مین بھیجدی جاویگی اور فہرست چندہ دہندگان حسب دفعہ ۶ روزانہ پیسہ اخبار مین شایع ہوگی ۔

دفعہ ۱۴ ۔ جن ممبران کو تحصیل چندہ کی سند دیجاوے گی ۔ اون کو چاہیئے کہ چندہ کی رقم مع نام چندہ دہندگان و پتہ مفصل لکھ لیا کرین اور نیز وہ صاحب بھی جو بطور خود چندہ فراہم کرنے مین سعی کرین ۔ اس کا خیال رکھین تو بہت بہتر ہوگا ۔

دفعہ ۱۵ ۔ جن صاحبون کو ایک ہفتہ مین چندہ کی باضابطہ رسید نہ پہونچے اون کو لازم ہے کہ دفتر انجمن سے رسید طلب کرین ۔

دفعہ ۱۶ ۔ ہر جمعہ کو بعد نماز مغرب ایک جلسہ ہوا کرے گا جس مین حساب آمد و خرچ پیش ہوا کرے گا اور تجاویز فواہی چندہ پر غور ہوگا ۔

۲۸ مئی ۱۸۹۶ء

بروز جمعہ جامع مسجد دہلی مین بعد نماز جمعہ کے حضور پر نور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کی فتح کا اظہار کرنیکے بعد دو رکعت نماز شکریہ کی سب نمازیون نے ادا کین ۔ اوس کے بعد ۲۴ گولہ جو توپ کی آواز رکھتے تھے چھوڑے گئے ۔

دیر علاقہ بہرت پور

سے ایک پرجوش اور باجمعیت مسلمان سید عبد الغنی صاحب تحریر فرماتے ہین کہ ۱۰ مئی کا اخبار وکیل جو میرے پاس ۱۳ مئی بروز عید پہونچا ۔ اوس مین جو تجویز کھالون کو فروخت کرکے اونکی قیمت مسلمانان کریٹ کی مدد کے واسطے بھیجنے کی درج تھی ۔ اوس کو پڑھکر اپنے قیمتی اور قومی اخبار کو مخدوم و مکرم بابو شیخ میران بخش صاحب سب ڈویژنل آفیسر بہاولپور اور مکرمی جناب شیخ ڈاکٹر گلشن صاحب کیخدمت مین پیش کیا ۔ اور اون دونون صاحبون سے عرض کی کہ چونکہ عید مبارک کا دن ہے اور ایسی نیک وقت مین اخبار ملا ہے کہ ابھی لوگ نماز کے واسطے عیدگاہ مین جمع نہین ہوئے پہلے یہ تجویز قرار پاجانی چاہیئے کہ آج قربانی کی کھال فروخت کرکے اسکی قیمت مسلمانان کریٹ کے واسطے بھیجدیجاوے ۔

چنانچہ سب ڈویژنل آفیسر صاحب نے اوسی وقت اس تجویز کو بڑی مہربانی اور نہایت خوشی سے منظور فرمایا لیکن جناب ڈاکٹر صاحب نے اختلاف رائے فرمایا کہ وہ پہلے سے مسجد مین دینے کا وعدہ فرما چکے تھے چونکہ نماز عید کا وقت قریب تھا سب لوگ عیدین نماز کے واسطے گئے اور وہان جمع ہوکر سب ڈویژنل آفسر نے جناب ڈاکٹر صاحب سے فرمایا ۔ کہ آج چونکہ سب مسلمان بھائی ایک جا جمع ہوکر نماز ادا کرنے کے واسطے تشریف لائے ہین چاہیئے کہ کل مسلمان حضرت سلطان **عبد الحمید** خانصاحب ثانی الغازی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے واسطے دعا فرماوین کہ انکو یونان پر کامل فتح ہو اور خداوند کریم اون کو اپنی مہربانی سے مخالفین پر ہمیشہ غالب رکھے اور ہماری گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ ہمارے حضرت سلطان روم کے تعلقات دوستی ویسے ہی قایم رکھے جیسے کہ ہین ۔ اور خدا کرے کہ تعلقات دوستی دن بدن زیادہ ہون ۔ اور ہماری انگریزی گورنمنٹ کا سایہ کو ہمارے سر پر ہمیشہ قایم رکھے کہ ہم سب بڑی آزادی سے اپنے فرائض مذہبی کو بجالاتے ہین ۔

بعد ادائے نماز جناب ڈاکٹر صاحب نے جو ایک نہایت ہی بزرگ اور متبرک صورت کے بزرگ ہین ۔ منبر پر کھڑے ہوکر ایسے موثر اور بلند آواز سے حضرت سلطان روم اور گورنمنٹ انگریزی کے واسطے دعا مانگی کہ جس سے دلون پر ایک اثر ہوتا تھا ۔ اور جس جوش اور رقت قلبی سے آمین کا لفظ ہر ایک مسلمان کی زبان سے نکلتا تھا اس سے حضرت سلطان روم کی بڑی محبت اور گورنمنٹ انگریزی کی دلی وفاداری ثابت ہوتی تھی ۔ اسکے بعد سب لوگ اپنے گھرون مین تشریف لے گئے ۔ اور اسطرح یہ بابرکت مجلس تمام ہوئی ۔

یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ قصبہ ویر جس مین ہم سب نے نماز ادا کی ۔ اور مجھے بھی چند روز سے یہان ٹھہرنیکا اتفاق ہوا ہے ۔ علاقہ ریاست بھرت پور کا ایک قصبہ ہے مسلمان یہان بہت کم آباد ہین ۔ اور جو ہین وہ یہان ملجل کر یہانکی اصلی قوم کے ساتھ ہی شامل ہوگئے ہین تاہم بابو صاحب موصوف اور ڈاکٹر صاحب کی کوشش سے نماز جمعہ مین اکثر یہانکے مسلمانونکی مبارک شکلین نظر آنے لگی ہین ۔ اگر یہ دونو بزرگ یہان رہگئے تو اچھی ترقی ہوگی ۔ مین نے بھی گھر آکر بعد قربانی کے کھالین جمع کرنی شروع کین ۔ لیکن کل اس قصبہ مین جسقدر قربانیان ہوئین ۔ دو صاحب تو مسجد مین دینے کا وعدہ کرچکے تھے ۔ باقی جو مجھکو وصول ہوئین اونکی تفصیل درج کرتا ہون ۔ اور جو کچھ نقد وصول ہوا اوسکی تفصیل بھی ذیل مین درج ہے

عالی جناب بابو شیخ میران بخش صاحب سب ڈویژنل آفسر ...	... ... قیمت	دو روپیہ
منشی جواہر خانصاحب ٹھیکہ دار ...	... ... ایک کھال ...	ایک روپیہ
احمد حسین خلف الرشید جناب شیخ میران بخش صاحب ...	نقد ...	دو روپیہ
سب ڈویژنل آفسر ...	نقد ...	تین روپیہ
ایک نیکبخت عورت جو اپنا نام ظاہر نہین کرنا چاہتی ...	نقد ...	ایک روپیہ
سید عبد الغنی سیال کوٹلی ۔ ایک کھال ...	... ... قیمت	ایک روپیہ
کل جمع ...	... ...	دس روپیہ

اب مبلغ دس روپیہ نقد بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت کرتا ہون اور کمیشن دو آنہ منی آرڈر کی بھی اپنے پاس سے دیگی ہے ۔ اب جس طور پر آپ مناسب سمجھین مسلمانان کریٹ کیواسطے جب یا جہان آپکی مرضی ہو بھیجدین ۔

امداد مظلومان کریٹ کے لیئے مدراس مین جلسہ

۲۰ مئی روز جمعہ ۱۸۹۶ء کو حاجی بادشاہ صاحب کی حویلی مین مظلومان کریٹ کی امداد کے لیئے مسلمانان مدراس کا ایک جلسہ بصدارت جناب مولوی عبید اللہ صاحب قاضی مدراس منعقد ہوا ۔ مندرجہ ذیل صاحب شریک جلسہ تھے :-

حاجی عبد العزیز بادشاہ صاحب ٹرکش قونصل ۔ حاجی عبد القدوس بادشاہ صاحب ۔ شرف الدولہ بہادر ۔ فضیلتلو مولوی قاری محمود ابن قاضی الملک ۔ مولوی حاجی احمد علیصاحب ۔ ڈاکٹر رئیس الاسلام صاحب ۔ ڈاکٹر عبد العزیز صاحب ۔ مولوی حاجی غلام رسول صاحب ۔ مولوی زاہد حسین صاحب ۔ صبغۃ اللہ صاحب مہاجر ۔ محی الدین احمد صاحب ۔ غلام محمود صاحب ۔ حافظ محمد یسین صاحب بی اے ۔ محمد عبد اللہ صاحب ۔ غلام محمد مصطفے صاحب اور بھی بہت سے حضرات تھے ۔ مندرجہ ذیل ابواب باتفاق آرا منظور ہوئے (الف) کریٹ کے مظلوم اہل اسلام کے چندہ کیلئے ایک مجلس مقرر ہو (ب) مجلس کے چھ رکن مقرر ہوئے یعنی (۱) حاجی عبد القدوس بادشاہ صاحب (۲) فضیلتلو مولوی قاری الحاج محمود آفندی (۳) ڈاکٹر عبد العزیز صاحب (۴) مولوی حاجی غلام رسول صاحب (۵) مولوی احمد حسین صاحب (۶) سعید بادشاہ صاحب ۔

(ج) اس مجلس کے خازن حاجی بادشاہ صاحب کمپنی کیجائے اور رسیدات بھی خازن کی مہر سے ہی تقسیم ہون ۔ رقم چندہ

تازہ خبرین

لنڈن ۲۳ مئی۔ یونانیون کی فوج کا آخری دستہ کریٹ سے یونان واپس چلا گیا ہے۔

میدانِ جنگ تھیسلی یونان مین یونانی اور ترکی افواج کے درمیان آٹھ میل چوڑی حد فاصل قایم ہوگئی ہے

(ٹیلیگرف ۔ گلوب ۔ وکیل)۔

روما ۲۳ مئی۔ ہوس آف چیمبرز نے ۴۰۰ ووٹون کے مقابلہ ۲۴۲ کی کثرت رائے سے اتھیوپیا پر قبضہ رکھنے کے لیے گورنمنٹ کی حکمت عملی کو پسند کیا ہے۔

لنڈن ۲۴ مئی۔ گورنمنٹ یونان نے بیقاعدہ فوج کے ہتھیار رکھ دیے ہین۔ کیونکہ اونہون نے بجائے فایدہ کے نقصان پہونچایا ہے۔

کل پانچسو امریکن اور پچاس فرانسیسی والنٹیر تھرمپلی پہنچے گورنمنٹ نے فوراً اونھین میدان جنگ مین بھیج دیا۔

کل یورپین دارالخلافون مین یونانیون کی ترقع کا مطلع تاریک ہے۔ اور یہ رائے ظاہر کیگئی ہے کہ کسی قسم کا تاوانِ جنگ ادا کرنا یونان کیلیے سخت مشکل ہوگا یونانی فوج کے واپس آنے پر سخت ابتری پیدا ہونے اور تغیر انقلاب سلطنت کا اندیشہ ہے۔

کل نقد وین اطالیہ کے والنٹیرون نے جن مین عموماً انارکسٹ شامل ہین۔ گورنمنٹ یونان کی سخت مخالفت کی۔ کیونکہ گورنمنٹ یونان نے انہین تھرمپلی مین واپس آنیسے منع کیا تھا۔ واطالیین قتل اور سات زخمی ہوے۔

برلن ۲۴ مئی۔ خبر آئی ہے کہ کانگو فری سٹیٹ (افریقہ) کی افواج مین سخت بغاوت ہوگئی ہے اس امر کی تصدیق ہوگئی ہے۔ کہ بیرن ڈنیس کے ہمراہ جو فوج مہم پر گئی تھی اسمین سے بہت سے آدمی باغیون سے جا ملے ہین چھ یورپین افسر قتل کر دیئے گئے ہین بیرن ڈنیس نے ان تمام سپاہیون کو جو اب تک وفادار رہے ہین اکٹھا کیا ہے اور بغاوت کو فرو کرنیکے لیے بنگوا کی جانب روانہ ہوا ہے۔

لنڈن ۲۴ مئی۔ شاہ منیلک کا جو انگریزی مشن سے بھیجی گئی تھی وہ ابی سینیا سے واپس آرہی ہے وہ جبوتی کے راستہ سے روز بھر مین مین پہنچ جاویگی۔

لنڈن ۲۴ مئی۔ پرنس اوف ویلز نے آج بلیک وال ڈیفک ٹنل (سرنگ) کا افتتاح کیا۔ یہ ٹنل ایک میل لمبی اور دنیا مین سب سے بڑی ٹنل ہے۔

لنڈن ۲۴ مئی۔ سر ریجنالڈ بنگھ اور دیگر امپیریل سروس کے افسر جوبلی جشن مین شریک ہونگے یہان پہنچے سر جیرلڈ اور دیگر افسرون نے انکا استقبال کیا۔

لنڈن ۲۴ مئی۔ لارڈ رابرٹس کو نیول چیوبلی افواج کے کرنل انچیف مقرر ہوئے ہین۔

لنڈن ۲۴ مئی۔ جوبلی کنٹنجنٹ کے لیئے جو افسر مقرر ہوئے ہین وہ آیندہ لیوی اور بارہ مین پرنس اوف ویلز کے حضور مین پیش کیے جائینگے۔

ایضاً۔ دارالامراء مین لارڈ سیلسبوری کے جواب مین لارڈ سالسبری نے بیان کیا کہ رائل نائجر کمپنی پر گورنمنٹ کا بلاواسطہ اقتدار ضروری ہے کیونکہ کمپنی مذکور اب دوسری طاقتون سے بہت الجھنے لگ گئی ہے۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ جرمنی اور باب عالی۔ کہا جاتا ہے کہ جرمنی اس متفقہ نوٹ کی ترسیل کی نسبت معترض ہو جو باب عالی مین بھیجا جائے گا جبتک کہ یونان مجوزہ تجاویز دول یورپ کو پہلے منظور نہ کرلے۔

سلطان المعظم نے قیصر ولیم کو شکریہ کا تار بھیجا ہے اور بیان کیا ہے کہ مجھکو امید ہے کہ شہنشاہ ولیم سلطان کو ایسا مشورہ بھی دینگے جس کے رو سے سلطان اپنے اولوالعزم حقوق کو حاصل کر سکے جن کے وہ بوجہ فاتح ہونیکے مستحق ہین۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ یادداشت کا پیش کیا جانا۔ جرمنی نے جو مخالفت اس امر کی بابت کی تھی کہ یادداشت تا وقتیکہ یونان منظور نکرلے باب عالی مین پیش نہ کی جائے۔ اب اس خیال سے دست برداری کرلی ہے اور آخر کار باب دول نے ترمیم شدہ تجاویز کی متفقہ یادداشت ۔۔۔۔ چوشنبہ گزشتہ کی نارمین پیش کر دی ہے۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ کمیٹی جنوبی افریقہ۔ مسٹر لبوشیر نے نیچا دیکھا۔ کمیٹی جنوبی افریقہ کے کل اجلاس مین مسٹر لبوشیر کی طرف سے ایک چٹھی پڑھی گئی جس مین وہ ان الزامات کو جو اونہون نے ڈاکٹر روڈ فورڈ ہیرس کے برخلاف لگائے تھے واپس لیتے ہین اور معافی مانگتے ہین۔ کیونکہ اون کا اطلاع دہندہ شہادت سے گریز کرتا ہے۔

ایضاً۔ مسئلہ امراض متعدی۔ چیمبر آف کامرس کی انجمن چہارم کی جانیوالی خواہین کا جواب۔ ایک عورتو نے ایک میموریل حیپر یہ پرنس کریسچن دی ڈچز اف کناٹ اور میٹک لیڈی جارج ہملٹن۔ مس فلورنس نائٹنگیل اور بہت سی اور ممتاز خاتون کے دستخط تھے۔ گورنمنٹ مین پیش کیا ہے جس مین درخواست کیگئی ہے کہ گورون مین اور بالخصوص ہندوستان کی گورون مین امراض متعدی کے روکنے کا انتظام کیا جائے۔

لنڈن۔ ۲۵ مئی۔ پیرس سے خبر آئی ہے کہ مڈغاسکر مین برطانیہ کلان نے اپنے کونسل جیوڈیشل (حقوق اختیارات کونسل) کو چھوڑ دیا ہے۔

لنڈن۔ ۲۵ مئی۔ کویٹ کا نیا گورنر۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ طاقتون نے جن مین ٹرکی بھی شامل ہے پرنس فرانسس جوزف اوف بیٹن برگ کو کویٹ کا گورنر مقرر کرنا منظور کر لیا ہے۔

جرمنی کی خواہش۔ جرمن نے خاصکر روس کے مشورہ سے متفقہ نوٹ کو منظور کر لیا ہے جرمن چاہتا ہے کہ پیشتر اس کے کہ تاوان جنگ کا سوال کا تصفیہ ہو پہلے یونان کی مالی حالت کو ایک مضبوط بنیاد پر قایم کر لیا جاوے جس سے جرمن مسکداران کو بھی اطمینان ہو جاوے۔

لنڈن۔ ۲۵ مئی۔ کانگو سٹیٹ مین بغاوت قتل عام۔ کانگو سے خبر آئی ہے کہ وہانکی باغی فوج نے علاوہ دیگر افسرون کے بیرن ڈینس کی فوج کے بیس یوروپین غیر کمیشن یافتہ افسرون کو قتل کر ڈالا ہے۔

ایضاً۔ ہندوستانی جوبلی فوج۔ علاوہ دیسی افسرون اور سپاہیون اور ہندوستانی رعایا کے سر جیمیٹ جی جی بھائی نشانات فوجی کے ملاحظہ کیلیے گئے۔ ہندوستانیون کی شاندار وردی کی بہت تعریف کیگئی۔ اسکے بعد وہ مارل بروہوس کیطرف گئے جہان پرنس اوف ویلز نے انکا ملاحظہ کیا۔

لنڈن۔ ۲۵ مئی۔ ڈاکٹر لیڈنز ٹرانسوال کا دوبارہ سیکرٹری اوف سٹیٹ منتخب کیا گیا ہے۔

ایضاً۔ باب عالی کی شرائط۔ اخبار سٹینڈرڈ کا بیان ہے کہ باب عالی نے فیصلہ کر لیا ہے کہ یونانیون سے مہلت جنگ کی میعاد کو بلا میعاد بڑھا دیا جائے اسنے صوبہ تھسلی کے چھوڑنیکے مسئلہ پر بحث کرنے تک سے انکار کر دیا ہے اور دوسری شرائط دول یورپ کی تمانشی پر چھوڑ دی ہین۔

ٹائمز کا نامہ نگار استنبول سے تحریر کرتا ہے کہ بعض طاقتین چاہتی ہین کہ جبتک یونان تاوان جنگ ادا نہ کر دے صوبہ تھسلی ٹرکی کے قبضہ مین رہے۔ مگر برطانیہ کلان اسکی سخت مخالف ہے۔

کریٹ کے باغیون نے پھر فساد برپا کر دیا ہے اور ریتھیمو کے گرد و جوار مین آگ لگا دی ہے۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ اتحاد کی یکجہتی۔ یہ بالکل ٹھیک ہے کہ برطانیہ کلان زیادہ دیر تک تھسلی پر ترکی کی قبضہ رہنے کے سخت مخالف ہے۔ مگر یہ خبر کہ لارڈ سالسبری نے بحالت دیگر اتحاد سے علیحدگی اختیار کرنے کی دھمکی دی تھی محض بے بنیاد ہے۔ طاقتون کی درمیان بڑی صولت سے نامہ و پیغام ہو رہے ہے۔

ایضاً۔ ایک سوال کے جواب مین لارڈ جارج ہملٹن نے کہا کہ ایرلینڈ کے افسرون کا انڈین سٹاف کور کے افسرونکی جگہ مقرر کیے جانیکا سوال ابھی زیر تجویز ہے۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ لفاظت الی سینیا۔ آؤ بھگت۔ شاہ منی لیک نے بقلم اوبیس ابابا برٹش مشن کا بڑی دھوم دھام سے استقبال کیا۔ الی سینیا کے دس ہزار سپاہیون نے اوس کا استقبال کیا۔ اور محل تک جلو مین گئے۔

ایضاً۔ ہیم سٹیڈ مین گرینیڈیر گارڈ کی بٹالین نمبر ۱ جو الٹر جائے گی۔ ۱۴۵۴

روزبازار پریس امرتسر مین منشی غلام محمد مختار عدالت و سپرنٹنڈنٹ کے اہتمام سے شائع ہوا۔